REGISTERED L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء | نمبر ۲

اخبار کی بہار

ملک یوگنڈا کی جنگی خدمت کے لئے صوبجات متحدہ میں ایک فوج راجپوت جوانوں کی بھرتی کرنیکا حکم ہوا ہی +

افواہ مشہور ہی کہ جاپان کوریا کو قطعی ملحق کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے ساتھ اسکا مشورہ کیا گیا +

بلجیم کے شاہ لیوپولڈ سخت بیماری کے بعد اس عالم فانی سے کوچ کر گئے۔ وہ ۷۴ سال تھے ۴۴ برس تک حکومت کی۔ وہ معمر ترین فرمانروائے یورپ تھے +

شاہ لیوپولڈ کی جگہ پرنس ایلبرٹ جانشین مقرر ہوئے جو شاہ مرحوم کے بھائی کی اولاد ہیں +

سندنی کے بڑے دولتمند کا فی الحال انتقال ہوا ہے ½۴ کروڑ روپیہ نقد چھوڑ گئے ہیں!

انگلستان میں سردی کے بارانی موسم سے کئی برفانی طوفان آرہے ہیں +

نئی پنجاب لیجیسلیٹو کونسل۔ توسیع شدہ پنجاب لیجیسلیٹو کونسل کے ممبروں کی تفصیل درج ذیل ہی +

منتخب شدہ سیٹھ آدم جی۔ ماموں جی۔ خان بہادر خواجہ یوسف شاہ۔ خواجہ احد شاہ۔ رائے بہادر لالہ شادی لعل۔ مسٹر جیمس کری۔ نامزد شدہ ۱۷ اشخاص ہیں جنکے نام مشتہر ہو چکے ہیں +

گولو و عالم خان دونوں خونیوں کو پھانسی کا حکم ہو گیا تھا اُنہوں نے حضور ویسرائے سے اپیل کیا۔ حضور ویسرائے نے قتل کا حکم منسوخ کر کے دونوں کو حبس دوام کی سزا دی

لاہور میں تجارتی اور صنعتی و حرفتی علوم کی ایک مکمل لائبریری جاری کرنا منظور کیا گیا ہی +

مشترکہ سرمایہ کی قرضہ دینے والی زراعتی سوسائیٹیوں کی کنفرنس بھی لاہور میں کی گئی حضور لاٹ صاحب بھی تھے

برما آئل کمپنی کے انجنیر مسٹر مکلین۔ رنگون کے تالاب میں نہاتے تھے۔ وہیں ڈوب کر مر گئے ہیں +

مہاراجہ صاحب بھاؤنگر چند کھتری لڑکوں کو بغرض تعلیم ولایت بھیجینگے۔ تمام خرچ خود دینگے +

مسلمانان ناسک مسٹر جیکسن صاحب مقتول کی یادگار میں ایک خاص مسافرخانہ قائم کرینگے۔ مبارک ہی +

بمبئی کے تالاب والکیشور میں ایک کوٹھی کا منیم ڈوب مرا جو ½۲۳ ہزار روپیہ خورد برد کر چکا تھا +

ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ نے اپنے زمانہ حکومت کی مسلسل تاریخ لکھوانے کا انتظام کیا بعد میں شایع ہوگی +

ملک حبش کے بادشاہ نے ایک قانون نافذ کیا ہے جس میں ناس لینے والے کی ناک قطع کرنا اور تمباکو پینے والے کو پھانسی کی سزا قرار دی ہی (از سراج الاخبار)

روس میں ایک زمیندار کے پاس پندرہ لاکھ بکرے ہیں جن کی حفاظت پینتیس ہزار کتوں سے کی جاتی ہی +

مردم شماری کی رُو سے شہر پیرس کی آبادی پچیس لاکھ سے بڑھی ہوتی ہی اور وہاں کے میونسپلٹی کے سالانہ اخراجات اٹھارہ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جائے کہ سلطنت کا مداخل کس قدر ہوگا +

قلعہ الہ آباد میں خزانہ سرکار کے لئے ایک پختہ تہ خانہ بنا ئینگے جس میں دس کروڑ نقد جمع رکھیں گے +

نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے جو ۴۰۰ روپیہ ایک گرز کے لئے عطا فرمایا تھا جو گیکر سنگھ اور کلو کی کشتی میں جیتنے والے پہلوان کو دیا جائیگا۔ وہ کلو کو ملا جو فتحیاب ہوا

لکھنؤ کے ایک قمار خانے میں ایک سو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں +

نورافشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

اخوت انسان

خالق عالم نے جو دنیا کا کارساز ہے ہر ایک مخلوق کا تعلق یا رشتہ کسی نہ کسی سے ضرور رکھا ہے جسکے وسیلے سے دوسرا مخلوق اپنے وجود کا انحصار دوسرے پر کسی درجے تک رکھتا ہے یا یوں کہو کہ خالق مطلق نے ایک کو دوسرے کا وسیلہ بنایا ہے۔ والدین کا نہایت عمدہ اور قابل قدر رشتہ اگر دنیا میں نہ ہوتا تو انسان کی پرورش کے بڑے مشکل اور دشوار کام کو جس پر والدین اپنی جانوں کو نثار کرڈالتے ہیں کون ایسا کرتا؟ کون محبت بھری نگاہوں سے اُن کے دُکھ اور تکلیف میں اُنکا ایسا ہمدرد اور غمخوار ہوکر بجان کوشش کرتا جیسا کہ والدین کرتے ہیں؟ اور کون اپنا آرام چھوڑ کر دوسرے کی فکر کرتا جیسا کہ خدا کے یہ بخشے ہوئے پیارے والدین کرتے ہیں پھر بھائی اور بہن کے محبت کے عجیب رشتے کو دیکھو کیسی پاک الفت اور محبت سے یہ رشتہ ایک دوسرے کا خیر خواہ اور معاون ہے علیٰ ہذا القیاس دوسرے تمام رشتوں کے ساتھ ایسی ہی محبت اور ہمدردی کی ڈوری لگی ہوئی ہے کہ جسکا ٹوٹنا سوا موت کے شاذونادر ہوتا ہے بغیر ایسے تعلقات کے انسان کی حالت بے کسی میں اور اسکے بعد بھی بہت مشکلات ہوتیں جواب بڑی خوبی سے ان تعلقات سے رفع ہو جاتی ہیں۔

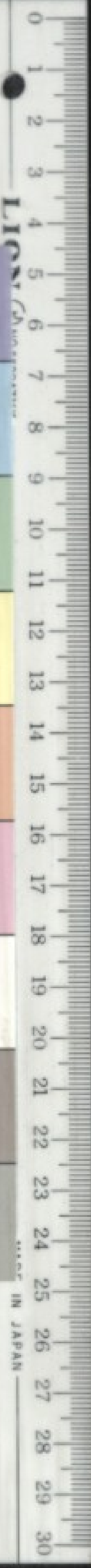
یہ بات صاف ظاہر ہے کہ انسان انسان کا مددگار ہمدرد اور صلاح کار ہے اور ایک دوسرے کا بہی خواہ اور محسن ہے اگرچہ گناہ کے سبب سے ایک انسان اسکے برعکس ایک دوسرے کا دشمن بنکر ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے کا خواہاں ہو گیا ہے۔ مگر قدرتی طور پر ایک دوسرے سے باہمی تعلقات کے وسائل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خالق نے ایک کو دوسرے کا مددگار بنایا ہے جب خدا نے انسان کو بنایا اور اُسکو دنیا میں آباد کیا تو اُسکو صاحب اولاد کیا اور اس طرح سے اولاد سے انسان کا سلسلہ جاری ہو گیا جس کے وسیلے سے یہ دنیا آباد ہو گئی اور سب آدم زاد ایک آدم کی نسل ہیں۔ مگر دور دور ممالک میں بود و باش کرنیکے سبب سے اور آب و ہوا کی تاثیر سے رنگ وغیرہ میں فرق ہو گیا پر سب ایک ہی کی نسل ہیں اور ایک دوسرے سے اخوت انسان کے رشتے سے جسکو انگریزی زبان میں Brotherhood of man کہتے ہیں بندے ہوئے ہیں جس کے سبب سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں ہی کی سی محبت اور دوستی رکھیں پر افسوس ہے کہ دنیا میں بہت سی باتیں ایسی پیدا اور ایجاد ہو گئی ہیں کہ جنکی وجہ سے انسانوں میں جدائی اور نفاق پڑ گیا ہے اور یہاں تک غلطی اور بھول میں پڑ گئے ہیں کہ بعض اپنے آپ کو دوسروں سے برتر اور بالکل علیحدہ سمجھتے ہیں جو محض بے عقلی ہے اور جدائی کا سبب ہوتا ہے۔ ذیل کی باتیں خاصکر ہمارے مُلک میں اخوت انسان کے تعلق کو دور کرنیوالی ہیں بلکہ تمام دنیا میں یہ ہی جدائی اور بربادی کا سبب ہیں:

اَوّل گناہ۔ جب انسان گناہ سے مغلوب ہوتا ہے تو قسم قسم کے بُرے اور ناجائز فعلوں کا مرتکب ہو کر اخوت انسان کے قاعدے کے برخلاف کام کرتا ہے۔ خون کرنا۔ زنا کرنا۔ چوری کرنا۔ دغا و فریب دینا۔ اور ایسے ہی ہزار ہا گناہ کے بُرے کام کرنا اور وہ بھی اپنے ہم جنس کے ساتھ جو اسکا بھائی ہے۔ یہ سب باتیں دوسروں کو نقصان پہنچانے والی اور جدائی اور فساد ڈالنے والی ہیں جن سے بھائی بھائی کے ساتھ ایسے کام کرکے انسان اپنے ہم جنس سے اور نیز اپنے خالق سے دور پڑتا ہے +

دوئم۔ ذات کا بُرا دستور۔ اعلیٰ ذات اور ادنیٰ ذات اونچی ذات اور چھوٹی ذات یہ ذات کے جھگڑے بھائیوں میں نقصان اور جدائی پھیلانیکا بڑا سبب ہیں ہمارا ملک تو ذات پات کا ملک ہے جتنی ذاتیں ہمارے ملک میں ہیں شاید ہی دوسرے مُلک میں ہوں یہ ذات کا بُرا اور تفرقہ ڈالنے والا دستور اخوت انسان کا بڑا دشمن ہے جس کے سبب سے بھائی بھائی کو ناچیز جانتا ہے +

سوئم۔ مذہبی رواج جسقدر مذاہب زیادہ ہیں اُسی قدر نفاق اور جدائی کی باتیں چارطرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں جو ایک کو دوسرے سے کوسوں دور پھینکتی ہیں اور اخوت انسان کو مٹاتی ہیں +

ہم اس خبر کو بڑے افسوس کے ساتھ درج اخبار کرتے ہیں کہ مسٹر آر۔ سی سنگھا صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ضلع گورداسپور مشہور و معروف جو مسٹر سنگھا صاحب مرحوم ساکن بٹالہ کے صاحب زادے تھے م



ہمعصر اخبار رشی وبابت راولپنڈی رقمطراز ہے کہ شوک کی بات ہے کہ جاپانیوں نے بھی گئو ماںس کرنا شروع کر دیا ہے۔ بدھ مذہب کی موجودگی میں یہ نہایت ہی خطرناک کارروائی ہے۔ لیکن جب دنیا میں دولت بڑھ جاتی ہے اُن کی عقل ماری جاتی ہے۔ ہمعصر کو واضح ہو کہ جب ماںس کھانیکی رسم اور دستور کوئی نیا نہیں۔ بلکہ ویدوں کے زمانے میں اس کا دستور مروج تھا۔ تو پھر اب اس پر کیا اعتراض ہے۔ صاحب مصنف ویدک شناسیگی اس امر کو آجکل اخبار نور افشاں میں اچھی طرح روشن کر رہے ہیں۔ اور اس بات کو بخوبی دکھلا رہے ہیں۔ ہمعصر کو لازم ہے کہ اس مضمون کا بخوبی مطالعہ کرے اور اگر ہو سکے تو اس کی تردید کرے۔ پر جہاں تک ہم کو معلوم ہے کسی نے اب تک اس کے جواب دینے کے لئے کمر ہمت نہیں باندھی۔

ہمارے معاصرین کے لئے یہ گذشتہ سال نحوست کا سال شمار کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر ہم اُن معاصرین کی فہرست دینا چاہیں کہ جو بتک کچھ عرصہ سے قانونی گرفت میں آچکے ہیں تو وہ ایک بڑی لمبی فہرست ہوگی بعض تو اُن میں سے سزایاب ہو چکے ہیں۔ اور بعض بری بھی ہو گئے ہیں۔ اور بعض اب گرفتار ہو رہے ہیں۔ یہ حال دیکھکر ہم کو بڑا افسوس آتا ہے۔ آئے دن کبھی نہ کسی ایڈیٹر یا پرنٹر کے گرفتار ہونے کی خبر سنتے ہیں۔ آجکل ایسی حالت میں تمام اخبارات خطرے کی حالت میں ہیں۔ اور ایڈیٹر صاحبان ڈرتے ڈرتے قدم اُٹھاتے ہیں کہ کہیں کوئی سیڈیشن کا فقرہ درج نہ ہو جاوے۔ ہمارے خیال میں اگر اپنی قلم کو روک کر حاکم اور رعیت کے خادم بنکر اس خدمت کو انجام دیا جاوے تو کچھ خوف کی بات نہیں یہ بڑی خدمت ہے۔ حاکم وقت کی خدمت ہے۔ اس کے نیک انتظام کی تعریف کرنی اور اگر کسی امر میں کوئی نقص نظر آوے بڑی فروتنی اور عزت سے اس کو اس سے آگاہ کرنا اور اس کی اصلاح چاہنی ملک میں امن اور صلاح کی تجاویز میں رائے زنی کرنی اور رعیت کی خدمت ہے کہ اسکو حاکمان وقت کی تابعداری کی جانب ہر وقت رجوع کرنا۔ ان کی اخلاقی اور مذہبی حالت کو سدھارنے کی کوشش کرنا اور اچھی اچھی تجاویز۔ مارل۔ سوشل۔ اور ریلیجس عوام الناس کے سامنے پیش کرکے ہر ایک کی بہتری چاہنا اگر اس طرح سے کوئی اخبار اپنے رفاہ عام کے فرض کو پورا کرے تو کوئی خوف اور ڈرنے کا مقام نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے ملک کو فائدہ پہونچانے والا ہر دلعزیز ہوگا۔ پر جو شیوہ ہمارے معاصرین نے اختیار کیا ہوا ہے وہ ہرگز ہرگز اچھا نہیں ہے اور اس واسطے وہ اُس کا خمیازہ اُٹھا رہے ہیں جس کا ہم کو از حد افسوس ہے۔

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء میں بڑے زور شور سے برہمو سماج کی سعی وکوشش کے متعلق جو وہ سوشل کانفرنس کے انتظام میں کر رہے ہیں۔ ذیل کے فقرے جو بڑے جوش کیساتھ لکھے گئے ہیں۔ قابل غور ہیں۔ جنکو ہم ناظرین نور افشاں کے لئے نقل کرتے ہیں۔ جو برہمو سماج کے مہوتے واراں کی سرگرمی سرا سر غیر معمولی ہے مطلب جسکا یہ ہے کہ اگر سوشیل کانفرنس کی اصلاحیں چل نکلیں تو اہل ہند برہمو سماجی بنجائیں۔ جہاں ذات پات اور بُت پرستی کا بجائے نہیں چھوت چھات فضول سمجھی جاتی ہے۔ صرف ویدک نام کے دُم چھلے کو اُٹھا دیں تو آریہ سماج بھی برہمو کی بھائی بند ثابت ہوگی۔ انہی اصول پر ٹولی گیتیاں سوشل ریفارم کے لئے برہمو سماج کی طرف سے ایک پریتی بھوجن کی دعوت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیلات بلحاظ ایکتی کے بہت ہی خوشگوار ہیں۔ ہمارے خیال میں اگر مذہبی بندشوں کا دنیاداری کی ترقیوں اور بہبودیوں کے لئے توڑنا یا بالائے طاق رکھنا ہی مقصود ہو تو بہتر ہے یہ ہوگا کہ تمام اہل ہند **یکلخت عیسائی** بن جائیں۔ ہم اس بات پر شرط باندھنے کو تیار ہیں۔ کہ اگر (خدا نخواستہ) تمام اہل ہند یکدم عیسائی ہو جائیں۔ تو اہل ہند یقینی طور پر بہت جلد سوراج کا گول" حاصل کر سکتے ہیں اگر کسی کو اس دعوٰی پر اعتراض ہو تو ڈنکے کی چوٹ ہم کو کہنا پڑتا ہے کہ ایسے شخص کو زبردست دلائل قاطع کے ہم قائل و لاجواب کر سکتے ہیں لیکن یہ سوال دیگر ہے"۔ اس پر ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ کلام مقدس میں صاف لکھا ہے۔ کہ پہلے تم خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو ملیں گی۔ اگر ہندوستان مسیحی ہو جاوے تو خدا اس سے کوئی روحانی یا جسمانی برکت باز نہ رکھیگا۔ اور اس حالت میں کیا مضائقہ کہ خدا اہل انگلینڈ کے دلوں میں ڈالدے اور وہ اس ملک کو اختیار دیں کہ یہاں پر اس ملک کا مسیحی بادشاہ حکمران ہو۔ لیکن خدا کو اور اُس کی بادشاہت کو ڈھونڈھنا دوسرے معنوں میں عیسائی ہونا ضروری ہے۔

ولایت کا اخبار بنام ہیرلڈ اور پریسبیٹر ذیل کا ایک نہایت قابل غور نوٹ مسیحی خادمان دین کی خاص توجہ کے لئے لکھتا ہے۔ جو کہ پادری مرچنٹ ایس رول کی قلم سے لکھا گیا ہے۔ کہ ہم کو جو خداوند مسیح کے خادم ہیں اپنے بڑے کام اور خدمت کی ذمہ داری کے لحاظ سے سب سے زیادہ ضروری چیز جس کی ضرورت ہے روح سے معمور ہو جانا ہے۔ ہماری تمام قابلیتیں اور اعلیٰ لیاقتیں اور عمدہ تعلیم اور دینی خدمتیں روح کی آگ اور سرگرمی کے بغیر بالکل فضول اور بے سود ہونگی۔ امتحان پاس کر کے دین کی اعلیٰ خدمت اختیار کرنا۔ اور باقاعدہ مسیحی جماعتیں قائم کرنا۔ اپنی اپنی جگہ میں سب ٹھیک کام ہیں۔ وہ اس طاقت کو مدد دینے میں معاون ہو سکتی ہیں۔ مگر از خود وہ طاقت نہیں ہیں۔ اور وہ دنیا کو ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر رسولی کلیسیا کا آجکل کی کلیسیا سے مقابلہ کرو تو اُن میں موجودہ اور مروجہ قابلیتیں پائی نہیں جاتی تھیں۔ بلکہ پاک ترین مقام گنہگاروں کے لئے بالکل بند تھے پر وہ مسیحی ہوتے تھے۔ انجیل کے پھیلانے کے لئے دولت

جمع رہتی تھی۔ مگر تاہم انجیل پھیلائی جاتی تھی۔ خادمان دین کالجوں کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ مگر اُن کی جماعتیں عجیب طور سے اُن سے مؤثر ہوتی تھیں۔ نہ اُن کے وعظوں میں فصاحت و بلاغت ہوتی تھی۔ لیکن ایک وعظ سے تین ہزار آدمی مسیحی بن گئے۔ بقول ڈاکٹر برگرسٹ کہ اب صورت یہ ہے کہ ایک شخص مسیح کے پاس لانے کے لئے تین ہزار وعظوں کی ضرورت ہے۔ ایسا کیوں ہے وہ غلطی کہاں ہے؟ کہیں نہ کہیں اس کا سبب ہوگا۔ دو باتوں میں سے ایک بات تو ضرور ہوگی۔ کہ یا تو یہ ہے کہ لوگوں کے دل تین ہزار گنا سخت ہو گئے ہیں۔ یا منادی کی تاثیر تین ہزار گنا کم تاثیر بخش ہو گئی ہے اور اس میں گنہگاروں پر اثر کرنے کی طاقت کم ہو گئی ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ غلطی محض خادمان دین میں معلوم ہوتی ہے۔ ہم زیادہ تر اپنے کالجوں کی تعلیم پر منحصر رہتے ہیں اور اپنی لیاقتوں اور قابلیتوں پر فاخر رہتے ہیں اور کامیابی کے لئے انسانی حکمتوں کو ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری بڑی بھی جماعت ہو اور ہرے بھرے خاندان ہوں اور اعلیٰ درجے کے گانے والے ہوں اور لائق و فائق بورڈ آف ٹرسٹیز ہوں اور بہت سا خزانہ ہو اور ہم فصیح اور عالمانہ وعظ دیں اور ہر دلعزیز ہیں خواہ روح القدس کا ایک شمہ بھی ہمارے ساتھ نہ ہو۔ لوقا رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے صاف کہتا ہے کہ وہ سب پاک روح سے بھرے ہوئے تھے۔ اور یہی اسکا راز تھا۔ اُس میں قوت تھی۔ اے بھائی خادمان دین کیا ہم کو اس طاقت اور قوت کی ضرورت ہے یہ ہمارے لئے ہے اور ہم اس کو مانگ کر لے سکتے ہیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم اسکے لئے خدا سے پلیڈ کریں۔ کیونکہ وہ دنیاوی والدین سے جو جسمانی برکتیں اپنے لڑکوں کو دینا جانتے ہیں۔ زیادہ روحانی برکتیں اُن کو بخشنا چاہتا ہے۔ جو صرف اس سے مانگتے ہیں۔ مگر یہ وجوہات کہ ہم کیوں ایسے نعمتوں کو حاصل نہیں کرتے۔ ہم ہی میں ہیں نہ کہ اُس میں چاہئے۔ کہ روح القدس کی ضرورت یعنی اُس سے معمور ہو جانے کی ضرورت ہم کو زیادہ محسوس ہو اور ہم اس سے مانگیں کہ وہ ہم کو روح القدس سے بھر دے اور خدا کے جلال اور روحوں کے بچانے کے لئے ہم کو استعمال کرے۔"

مندرجہ بالا بیان بالکل درست ہے ہماری ناکامیابی کا سبب صرف ہم میں ہے نہ کہ خدا کی قدرت میں اگر ہم خدا سے وہ قوت حاصل کریں تو وہ اپنا کام اسی امداد سے کریگی جیسا کہ پہلے کر چکی ہے۔ پر اُس کی عدم موجودگی میں کوئی کام دین کے اعلیٰ معاملے کا طے ہونا ناممکن ہے خواہ ہم میں ظاہرہ کیسی ہی لیاقتیں اور قابلیتیں موجود کیوں نہ ہوں کاشکہ ہم خدا کے اس اعلیٰ خدمت کے کام کو انسانی حکمت اور دانائی کی ملاوٹ سے کرنا چھوڑ دیں اور براہ راست اس الٰہی طاقت ہی کا اکیلا ذریعہ اختیار کریں تو ضرور وہی نتیجہ ہوگا جیسا کہ رسولوں کے وقت میں ہوا تھا۔

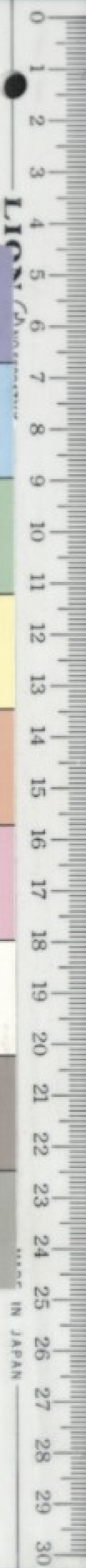
ریویوز

راگ بہار۔ اس نام کی ایک جدید غزلوں کی چھوٹی سی کتاب ۴۸ صفحوں کی ہمارے پاس ریویو کی غرض سے بھیجی گئی ہے یہ رسالہ موصوف پادری کیدار ناتھ صاحب منت کی تصنیف ہے جو بمقام فرخ آباد امریکن مشن میں بطور منشر کے خدمت کر رہے ہیں۔ اس میں مختلف مضامین پر غزلیں لکھی گئی ہیں۔ جو نہایت میٹھی معلوم ہوتی ہیں۔ اور خاصکر دیہات کے مسیحیوں کے لئے نہایت مفید ہیں ایک زمانہ وہ تھا کہ غزلوں اور بھجنوں کی ایک کتاب بھی ہمارے پاس نہ تھی جسکے ذریعے سے عبادت کیوقت حمد و ثنا کرتے تھے اب یہ زمانہ ہے کہ کئی ایک عمدہ غزلوں اور بھجنوں کی کتابیں مسیحی شعراء نے مہیا کر دی ہیں جن کا استعمال مسیحی کلیسیا میں ہو رہا ہے۔ اور مسیحی اپنے خداوند مسیح کی تعریف اور ستائش بخوشی گاتے اور حمد الٰہی کے آواز سے بلند کرتے ہیں۔ ہمارے کئی لائق مسیحی شعرا انتقال کر گئے ہیں پر شکر ہے کہ بعض اب تک موجود ہیں جو ہمکو خدا کی حمد و تعریف کرنے کے لئے اپنی نادر تصنیفات سے فیضیاب کرتے رہتے ہیں۔ اس کی قیمت صرف ۹ پائی ہے جو مصنف سے مل سکتی ہے۔

راگ بہار ہندی حصہ اوّل و دوم و سوم و چہارم۔ یہ کتابیں بھی پادری کیدار ناتھ صاحب منت نے ہندی میں شائع کروائی ہیں۔ جو ریویو کی غرض سے ہم کو عنایت کی گئی ہیں۔ انجیل مقدس کے مختلف مضامین پر یہ غزلیں تیار کی گئی ہیں۔ غرضیکہ ہندی خواں مسیحیوں کے لئے یہ ایک تحفہ ہے۔ ان سب کی قیمت ۹ پائی فی کتاب ہے۔ جو مصنف سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

The Truth of Christianity in the light of Moslem thought.

یعنے دین عیسوی کی صداقت اسلام مذہب کے خیالات کی شعاع میں اس انگریزی نام کا ایک رسالہ زبان اردو میں مسٹر جان قلندر صاحب منشری سی ایم ایس الہ آباد کی تصنیف نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد کی طرف سے فی الحال شائع ہوا ہے جو ہمارے دفتر میں ریویو کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ مسٹر جان قلندر صاحب نے درحقیقت ایک نیا پہلو اختیار کیا ہے جو عالمانہ اور با دلائل فلسفانہ ہے اور تمام تصنیفات سے جو اب تک تحریر قلم کے نیچے آچکی ہیں بالکل نیا طرز ہے۔ اگر سچ پوچھو تو ایسے زمانے میں جس میں علم کی روشنی کی چمک دمک زیادہ ہوتی جاتی اور لوگ علم فلسفہ اور سائنس کے بہت نازاں پائے جاتے ہیں ایسی ہی تصنیفات کی شدید ضرورت ہے۔ اس رسالے کے دو حصے ہیں جن میں سے حصہ اوّل میں ۴ باب ہیں۔ اور حصہ دوم میں دس باب ہیں اور ہر ایک باب میں عمدہ مضامین پر عالمانہ طرز تحریر سے بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ خاصکر منادوں کی مدد کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۸ صفحوں کا نہایت خوشخط اور درست



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - چونکہ قریش کعبہ کے متولی تھے - اور عرب کی قوموں پر اس وجہ سے ان کا بڑا اثر تھا - اور وہ آسانی سے ریگستان کی قوموں اور عرب کی دوسری اقوام کو حضرت نبی کریم کے برخلاف جنگ کرنے کے لئے اکسا سکتے تھے - کیونکہ آنحضرت کی موجودگی سے اُن کے قومی مذہب کی تباہی کا اندیشہ ہو رہا تھا - اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت بعض صورتوں میں یہاں اُس مکہ سے بھی زیادہ خطرناک ہوگئی تھی -

اقول - قریش کے زور پر غالب آنا تلوار کے سوائے اور جنگ وجدل کے بغیر مشکل بلکہ محال تھا اور یہی وجہ تو صاف نظر آتی ہے - کہ محمد صاحب کو ایسی قوموں کے ساتھ جنگ کرنا پڑا - لیکن یہ سب کچھ مذہب کے لئے اور مذہب کی خاطر تھا - اگر یہ نیا مذہب نہ نکلتا تو ان تمام قوموں کو مخالفت کی کوئی وجہ نہ تھی واقعات صاف دکھلا رہے ہیں کہ آغاز مذہب اسلام کے ساتھ ہی فوراً جنگ شروع ہو جاتا ہے - بقول ایڈیٹر صاحب قریش مکہ کے متولی اور اُن کا اثر دیگر تمام اقوام پر تھا ثابت کر رہا ہے - کہ وہ مقابلہ کرنے میں حق بجانب تھے - اور اہل اسلام مخل امن ہو گئے - مگر کچھ ہی حقیقت ہو جوانمردی اور بہادری اور بڑی عقلمند اور زیرکی کا کام تھا - جو بانی اسلام نے کیا جنگ کی کھلی پکار مچا کر تلوار کے زور سے سب کو مطیع کر لیا حتی کہ حکومت بھی ہاتھ آگئی - دین کے ساتھ دنیا بھی مل گئی - دونوں باتیں مستقل ہو گئیں - اسلام کی بنیاد پختہ ہو گئی - اور اسلامیہ سلطنت بھی شروع ہو گئی - اب اور کیا چاہیے تھا؟ اور پہلے پہلے مشکلات جو اٹھانی پڑیں یہ تو قاعدہ ہی ہے - ہر ایک کام میں ایسا ہوتا ہے -

قولہ - اسلئے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے مختصر گروہ کو جو کہ مدینے میں جمع تھا ہر وقت ہوشیار رہنا پڑتا تھا - کم از کم شہر میں امن رکھنے کے لئے حضرت نبی کریم نے مدینہ اور مضافات کی غیر مسلم آبادی سے ایک عہدنامہ لیا

اقول - اسمیں کیا شک ہے ایسی سخت اور کرخت اقوام کو قابو میں لانا آسان کام نہ تھا - لیکن سب سے بڑا اور ضروری ہتھیار جو اُن کو قابو رکھتا تھا اسلامی تلوار اور بے رحمی کی لوٹ تھی - جس نے اُن کے ہوش اڑا دیئے تھے - کیونکہ لوٹ میں زن وفرزند اور مال ومتاع سب لوٹا جاتا تھا اور لوٹ کے سخت قانون تھے - جس سے چہار طرف سنسنی پھیل گئی تھی - اور جس طرف مسلمانوں کی جمعیت نکلتی تھی - بربادی کی آفت برپا کرتی تھی - بھلا پھر اُن کی کیا مجال تھی کہ تاب لاتے اور مقابلہ کرتے رفتہ رفتہ وہ سب زیر ہوتے گئے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ آتا رہا -

قولہ - اس معاہدے سے مدینے کے شہر میں ایک رنگ کی جمہوری حکومت ہوگئی - جس کے امیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے - یہ جمہوریت وقتی حالات اور واقعات کا قدرتی نتیجہ تھی -

اقول - جب زور اسلام مذہب نے پکڑ لیا اور خاصی جمعیت بنکر لڑائیاں اور دھاوے اردگرد کی اقوام پر ہونے لگے اور فوج جمع ہوگئی تو پھر کیا تھا سلسلہ حکومت چل پڑا - ساتھ ہی دین کا کام چلتا رہا اور ساتھ ہی سلطنت کے امور بھی ہاتھ لگ گئے تو پھر مقابلے کی تاب کس کو تھی اس حالت میں بانی اسلام کے بغیر اور کون امیر بنتا - لیکن یہ جو کچھ ہوا مذہب کے سبب سے ہوا - مذہبی معاملے کو اس سے جدا کرو تو پھر یہ معاملہ کچھ اور کا اور ہوتا - اس حکومت کی عنان کا پکڑنا - وقتی حالات اور واقعات کا قدرتی نتیجہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ شروع ہی سے اس کے لئے بڑی جدوجہد اور سعی وکوشش کی گئی - اور جانیں توڑ توڑ کر لڑنا پڑا - کئی دفعہ شکستیں اٹھا اٹھا کر میدان کو صاف کیا - اگر یہ سب محنت اور کوشش نہ کی جاتی - اور یونہی سلطنت ہاتھ آجاتی تب یہ کہنا شائد کسی قدر درست ہوتا - مگر جبکہ شروع ہی سے اسلامی سلطنت قائم کرنے کی ٹھانی ہوئی تھی - تو پھر یہ سب کچھ اٹکل سے نہیں ہوا - اور کسی وقتی حالات کا نتیجہ نہیں - بلکہ بانی اسلام اور اس کے معتقدوں کی سخت محنتوں اور جاں فشانیوں کا تاثیر بخش نتیجہ تھا -

قولہ - ملک میں کوئی حکومت نہ تھی - جو کہ اس چھوٹی سی جماعت کے مال وجان اور عزت کو دشمنوں سے محفوظ رکھتی - اسلئے اس قلیل جماعت کو دشمنوں سے اپنی حفاظت کرنی پڑی -

اقول - یہ البتہ ایک قدرتی نتیجہ نظر آتا ہے - کہ جب یہ جماعت اسلام عرب کے تمام گروہوں کے مقابلے میں اٹھ کھڑی ہوئی تو اُس نے بڑی بہادری سے مقابلہ کر کے اُن سب کو زیر کر لیا - اگرچہ وہ اُن کو باغی اور مفسد کے نام سے پکارتے ہوں - مگر اب غلبہ ان کا ہوتا گیا اور یہاں تک کامیابی کی صورت نکل آئی کہ فتح پر فتح ہاتھ آنے لگی - پھر کیا کہنا تھا - اپنی حفاظت کا کیا ذکر حکومت ہاتھ آگئی کھلے خزانے ملک کے مالک بنگئے - اور تمام ملک میں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا - چنانچہ بانی اسلام کی زندگی ہی میں بہت سے ملک ہاتھ آگئے اور خاصی حکومت چل پڑی - اور وہ چھوٹا جھنڈیا قلیل جماعت ملک کی مالک بنگئی - پھر اُن کو کس حفاظت کی ضرورت تھی - بلکہ وہ تو اب بذریعہ عہد وپیمانوں کے دوسری اقوام کی حفاظت کا دم بھرتے تھے -



مراسلات

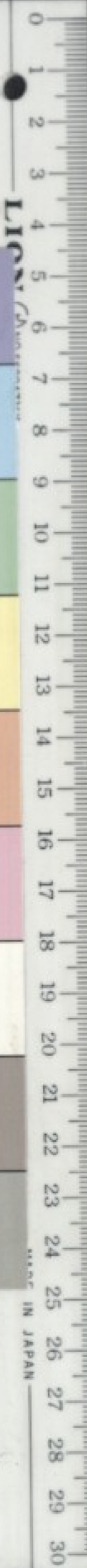
ارکان ستہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

میرے آج کے لیکچر کے تین حصّے حسب ذیل ہیں:- یعنے اوّل - بت پرستان عرب کا آلہی تصور - دوم متشابہات قرآن کا آلہی تصور - سوم محکمات قرآن کا آلہی تصور - تصور اوّل کی بابت قرآن کا مندرجہ ذیل بیان آیا ہے - اِن یّدعُونَ مِن دُونِہٖ اِلّا اِنٰثاً وَاِن یّدعُونَ اِلّا شَیطٰناً مّرِیداً - یعنے اللہ کو چھوڑ کر وہ عورتوں کو پکارتے ہیں اور شیطان مردود ہی کو پکارتے ہیں - نساء رکوع ۱۸ - آیت ۱۱۸ - وَجَعَلُوا لِلّٰہِ مِمّا ذَرَاَ مِنَ الحَرثِ وَالاَنعَامِ نَصِیباً فَقَالُوا ھٰذَا لِلّٰہِ بِزَعمِھِم وَھٰذَا لِشُرَکَآئِنَا فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِھِم فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ وَمَا کَانَ لِلّٰہِ فَھُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِھِم - یعنے اور جو کچھ از قسم کھیتی اور حیوانات اللہ پیدا کرتا ہے - اُس میں سے وہ اللہ کے واسطے حصّہ مقرر کرتے ہیں - اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے گمان میں یہ اللہ کے واسطے ہے - اور یہ ہماری خدائی شریکوں کے واسطے پس جو اُن کے شریکوں کے واسطے ہے وہ اللہ کی طرف نہیں پہونچتا - اور جو اللہ کا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف پہونچ جاتا ہے - انعام - رکوع ۱۶ - آیت ۱۳۷ - وَلَا تَجعَل مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً آخَرَ فَتُلقٰی فِی جَھَنَّمَ مَلُوماً مّدحُوراً اَفَاَصفٰکُم رَبُّکُم بِالبَنِینَ وَاتَّخَذَ مِنَ المَلٰٓئِکَۃِ اِنَاثاً اِنَّکُم لَتَقُولُونَ قَولاً عَظِیماً - یعنے اللہ کیساتھ دوسرا معبود مت ٹھہرا ورنہ پھر ملامت ہوکر جہنم میں ڈالا جاۓ گا - کیا تمہارے رب نے تمہارے واسطے بیٹے پسند کرئے - اور فرشتوں کو بیٹیاں بنایا؟ تحقیق تمہاری یہ بات عظیم ہے بنی اسرائیل ۴ رکوع - وَجَعَلُوا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ الجِنَّ وَخَلَقَھُم وَخَرَقُوا لَہٗ بَنِینَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیرِ عِلمٍ سُبحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمّا یَصِفُونَ بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ اَنّٰی یَکُونُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَم تَکُن لَّہٗ صَاحِبَۃٌ - یعنے اللہ کے واسطے جنات میں شریک قرار دے لئے ہیں حالانکہ اُسی نے اُن کو پیدا کیا ہے اور اُس کے واسطے بغیر علم بیٹے بیٹیاں تجویز کئے ہیں جو وصف وہ بیان کرتے ہیں اُس سے وہ پاک ہے - آسمان و زمین کا موجد اُس کے بیٹا کہاں سے ہو - اُس کی جورو تو ہے ہی نہیں - انعام آیت ۱۰۰ سے ۱۰۲ تک - وَمِنَ النَّاسِ مَن یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیرِ عِلمٍ وَّلَا ھُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیرٍ - یعنے اور لوگوں میں سے ایک ایسا آدمی ہے - جو اللہ کے بارے میں بغیر علم ہدایت اور روشن کتاب کے جھگڑتا ہے - لقمان آیت ۲۰ فَاستَفتِھِم اَلِرَبِّکَ البَنَاتُ وَلَھُمُ البَنُونَ اَم خَلَقنَا المَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثاً وَّھُم شٰھِدُونَ اَلَآ اِنَّھُم مِّن اِفکِھِم لَیَقُولُونَ وَلَدَ اللّٰہُ وَاِنَّھُم لَکٰذِبُونَ اَصطَفَی البَنَاتِ عَلَی البَنِینَ مَا لَکُم کَیفَ تَحکُمُونَ اَفَلَا تَذَکَّرُونَ اَم لَکُم سُلطٰنٌ مُّبِینٌ فَاتُوا بِکِتٰبِکُم اِن کُنتُم صٰدِقِینَ - یعنے اُن سے یہ پوچھ کیا تمہارے (تیرے) رب کیواسطے بیٹیاں اور اُنکے واسطے بیٹے ہیں کیا ہم نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے کیا وہ اسبات کے گواہ ہیں؟ خبردار یہ لوگ بناوٹ سے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جنا ہے اور وہ بے شک جھوٹے ہیں - کہ اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو چن لیا ہے تمہیں کیا ہوا کیسا خیال کرتے ہو؟ کیا پس تم سمجھتے نہیں - کیا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے - پس اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو - والصّٰفّٰت آیت ۱۵۰ - ۱۵۷ تک - وَلِلّٰہِ الاَسمَآءُ الحُسنٰی فَادعُوہُ بِھَا وَذَرُوا الَّذِینَ یُلحِدُونَ فِیٓ اَسمَآئِہٖ سَیُجزَونَ مَا کَانُوا یَعمَلُونَ - یعنے اور اللہ کے واسطے اچھے نام ہیں پس اسکو ان ناموں کے ساتھ پکارا کرو اور اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں نسبتیں نکالتے ہیں اعراف ۲۲ رکوع آیت ۱۷۹ -

آیات بالا میں وضاحت و صراحت سے روشن ہے کہ تمام غیر اہل الکتاب بت پرستان عرب کا اللہ عرب میں انہیں فرشتوں اور بیٹے بیٹیوں کا باپ تھا - جنکا ذکر آیات بالا میں آیا ہے - بت پرستان عرب کا اللہ کی بابت اعتقاد تھا کہ تمام فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور تمام جن اللہ کے بیٹے ہوتے ہیں اور اسلئے فرشتے اور جن اللہ کی شرکت میں معبود مانے اور پوجے جاتے تھے - حتیٰ کہ سال کے ۳۶۰ دنوں کے حساب سے اُن کے ہاں ۳۶۰ دیوی دیوتا ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پوجا جاتا تھا اور اُن کے بت مکہ کے کعبہ میں رکھے رہتے تھے - اور ان کے سوا اور بھی دیوی دیوتا عربوں کے تھے - خاصکر لات و عزیٰ اور منات دیویاں تھیں جنکی تعریف حضرت کی سے بھی بھول سے ہوگئی تھی یہ تھی بت پرستان عرب کے اللہ کا مفہوم تھا - مگر قرآن عربی نے اللہ کے مفہوم مذکور کی بطالت کا اعلان قرار دیا اور کسی معنے کی وحدت آلہی کے تصور کو اُن کے مقابل پیش کرکے بت پرستان عرب کے اللہ کی بطالت میں علم - ہدایت - کتاب منیر - سلطان مبین کو سند ٹھہرایا جس کی بنا پر تصور مذکور رد کر دیا گیا اور وہ تمام بت بھی اور شریک بھی عبادت آلہی کے حقّے سے محروم کر دیئے گئے - جو کعبہ میں تھے اور جن کی پرستش قمری دن پر ہوا کرتی تھی - غرضیکہ اللہ کی بابت بت پرستان عرب کا جیسا عقیدہ تھا - اور وہ ہر معنے میں ایسے آدمی کے لئے مکروہ اور گھنونا تھا - جسے اہل الکتاب کے عقیدوں سے تھوڑی سی بھی واقفیت تھی اور ہر ایک باشعور شخص آسانی سے سمجھ سکتا تھا - کہ خدا کی بندگی کے لئے عربوں کا عقیدہ کسی طرح قابل یقین نہیں ہو سکتا ہے

(باقی آئیندہ)



ویدک شائستگی

۲۳-شادی-

ان دنوں میں جس طرح بچوں کی شادی ہوتی ہے۔ ویدک زمانے میں ایسا دستور مروج تھا۔ شلاً کسی لڑکی کے بیاہ ہونے پر بیاہ کے دیوتا وشواوسو سے یوں کہا جاتا ہے "اُٹھ اے وشواوسو اس جگہ سے اُٹھ کیونکہ اس کنیا کا بیاہ ہو چکا ہے۔۔۔۔ کسی اور کنیا کے پاس جا۔ جو بیاہ کی علامتیں رکھتی ہوئی اپنے باپ کے گھر میں ہے وہ تیرے حصے میں ہے اُس کی بابت دریافت کر۔ اے وشواوسو اس جگہ سے اُٹھ ہم سجدہ کرتے ہوئے تیری پوجا کرتے ہیں۔ کسی کنواری کنیا کے پاس جا جس کے بدن نے نمو پائی ہے۔ اُسے بیوی بنا کسی شوہر سے ملا دے" ۱۰:۸۵:۲۱-۲۲ مطلب یہ ہے کہ اب اس لڑکی کا تو بیاہ ہو چکا اب اس کے لئے تجھے کچھ کرنا نہیں کسی جوان کنواری کے پاس جا اور اُس کا بیاہ کسی سے کراوے۔

جب جوان ہو کے شادی ہوتی تھی تو لڑکیاں اپنے لئے آپ ہی شوہر انتخاب کر سکتی تھیں مثلاً کتنی عورتیں ہیں جو محض دولت سے خوش ہو کے اُن مردوں کی طرف راغب ہوتیں ہیں۔ جو عورت کی صحبت چاہتے ہیں۔ لیکن وہ عورت جو اشراف اور شکیل ہے سو بہتوں میں سے اپنے دلخواہ پیارے شخص کو اپنے واسطے شوہر چُن لیتی ہے" رگوید ۱۰:۲۷:۱۲

مؤر صاحب اس رچا پر یوں بیان کرتے ہیں۔ "May we not infer from this passage that freedom of choice in the selection of their husbands was allowed, sometimes at least, to those times?"

ان دنوں میں مغربی قوموں میں بھی جہاں شادی کے انتخاب میں بڑی آزادگی ہے۔ بہتیری نوجوان لڑکیاں محض دولت کی خواہش سے اپنے لئے شوہر چُنتی ہیں۔ اس رچا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک زمانے میں بھی ایسی لڑکیاں تھیں جو شوہر کی چال چلن کی نسبت شوہر کی دولت کو زیادہ ترجیح دیا کرتی تھیں۔ پر ان کے برعکس ایسی اشراف لڑکیاں بھی ہوتی تھیں۔ جو اپنے دلخواہ شوہر کو بہتوں میں سے چُن لیتی تھیں جنکو وہ پیار کرتی تھیں۔ پچھلے زمانے میں بعض لڑکیاں (خصوصاً راجوں کی لڑکیاں) سویم برا ہوا کرتی تھیں۔ بابو رمیش چندردت صاحب مذکورہ بالا رچا میں اس رسم کی پیش نشانی پاتے ہیں (See Ancient India Vol I. P. 68.)

سویم برا ہونے کے معنے اپنے واسطے آپ دولہا کو چن لینے کے ہیں۔ ویدک سویم برا کی ریت بیشک پچھلے زمانے کی طرح شاہانہ طور کی نہ تھی وہ سادہ زمانہ تھا لڑکیاں جس کسی کو پیار کرتی تھیں۔ سادگی کے ساتھ اُسی کو چن لیتی تھیں۔

اگرچہ لڑکیاں آپ اپنے شوہر کو انتخاب کرتی تھیں۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اس امر میں اُن کے ماں باپ کی بھی بہت کچھ رضامندی کی ضرورت ہوتی تھی۔ کیونکہ جس طرح ان دنوں میں دستور ہے۔ اُن دنوں میں بھی بیاہ کے وقت باپ ہی داماد کو کنیا دان کرتا تھا۔ کنیا کو دیتے وقت اُس کو عمدہ پوشاک اور زیورات سے آراستہ کر داماد کے سپرد کرنا پڑتا تھا۔ مثلاً "اے دونوں اشون۔۔۔۔۔ جس طرح داماد کو کنیا دیتے وقت اس کو لباس اور زیورات سے آراستہ کر کے اُسے سپرد کرتے ہیں اُسی طرح میں نے اس سوتر کو آراستہ کیا" ۱۰:۳۹:۱۴) جس طرح باپ کے دیئے ہوئے زیورات سے آراستہ ہو کر نئی بیاہی شوہر کے پاس جاتی ہے۔ اُسی طرح سوم وایو کی طرف جا رہے ہیں" (۹:۴۶:۲) ✤

لوط کا انتخاب

کسی شے کی بڑائی اور چھٹائی کا اندازہ بھی خوشی کے جذبہ ہی پر موقوف ہے۔ جس میں وہ زیادہ خوشی پاتا اُس کو اپنے لئے زیادہ قیمتی جانتا اور جس میں خوشی کی نسبت نہیں سمجھتا اس سے نا خوش ہوتا۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے کاغذ مٹی ٹین وغیرہ کے کھلونے کر کیسے شاد اور نہال ہو جاتے ہیں انمیں سے اگر کوئی ٹوٹ جاتا یا گم ہو جاتا تو ان بے چاروں کو کیسا صدمہ اور غم ہوتا۔ وہ کیوں روتے اور بلبلاتے ہیں؟ کیا اسلئے کہ اس میں اُن کا کوئی مالی نقصان ہوا؟ نہ نہ۔ صرف اسلئے کہ وہ کھلونا جو انکی اندرونی خوشی کے جذبہ کے بہلاؤ کا سبب تھا جاتا رہا گو اپنی ذات میں گران قیمت نہ تھا۔ بچے بچے ہیں۔ اُن میں قوت امتیاز پوری بالیدگی رکھتی نہیں۔ نوجوان کو جس کے ظاہری اور باطنی قوا رسالم اور بالیدہ ہیں۔ وہ بھی ہر چیز کا موازنہ خوشی کے جذبہ ہی سے کرتا ہے۔ نہ اس کی ذاتی قدر و قیمت۔ اُس کے کھلونے بھی آراستگی اور نمائش کے ساز و سامان ہیں۔ اگر یہ میسر نہ آئیں یا آ کر جاتے رہیں۔ اُس کا غم ننھے کے غم سے بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔

خوشی کیا ہے؟ اُس خالق ارض و سما کا ہزار شکر ہو جس نے اس خاکی پتلے کو ایسی ایسی لیاقتوں اور خوبیوں کے زیور سے متحلی کیا جن میں سے بعض سراسر آسمانی روحانی اور الہی ہیں۔ خوشی ایک الہی اور آسمانی خوبی ہے جسکا کم و بیش حصہ انسان کو بھی بخشا گیا ہے۔ آسمان کی نعمتوں میں سے ایک برکت یہ ہے کہ وہاں غم اور موت نہیں۔ غم اور موت کیا ہیں؟ خوشی کے قاتل۔ یعنی وہ چیزیں جو

خوشی کو برباد کریں۔ آسمان میں نہیں۔ باغ عدن میں آدم کی بیگناہی کے وقت انسانی خوشی اپنے کمال میں تھی۔ لیکن گناہ کے ساتھ ہی اس میں زوال شروع ہوا۔ اس کے پوشیدہ اور کہنہ منادو ہمارے باطن میں اب بھی اپنے جمال کی چمک اور جھلک دکھاتے ہیں۔ ہر مخالف کا حملہ اسی کے قلع قمع کرنے پر کیا جاتا۔ گناہ شیطان اور دنیا ہمیشہ اپنے جلتے تیر اسی پر پھینکتے رہتے ہیں۔ حوا کا پھل آج بھی شیطان کے پاس ہے۔ وہ آدمی کو گناہ کا دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب پھل دکھاکر اپنے دام میں پھنسا لیتا۔ جبری اور نامی پہلوان سمسون کو اسی نے دلیلہ دکھائی لیکن کمبخت نے بیچارہ کو اندھا کرکے سلاسل طلائی پہنائی۔ شیطان کا اسی دلربا چیزوں ہی کے ذریعہ تمہاری خوشی پر حملہ کرتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ خوشی ایک روحانی شئے ہے۔ جو روحانی چیزوں ہی میں ملتی ہے۔

مسیحیت اور اسلام

سب سے بڑا مسئلہ جو مسیحیوں اور مسلمانوں کے مابین متنازع فی جس پر اُن کی ہمیشہ بحث اور تکرار ہوتی ہے۔ وہ مسیح کی ابنیت ہے حالانکہ قرآن اُن کتب مقدسہ کو جو یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس ہیں۔ اور جن میں یہ تعلیمات اور اصطلاحات موجود ہیں۔ من جانب اللہ ہونا تسلیم کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی ایک مسلمان کے لئے مسیح کے ابنیت کا اقرار کرنا سخت مشکل ہے اگرچہ اس کی بہت سی وجوہ ہیں۔ لیکن اہم الوجوہ صرف دو ہیں۔ اول قرآن کے اجنبی زبان ہونے کے باعث اُسکی عدم واقفیت یہ وبا اہل اسلام پر کثرت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔ شاید فی صدی دو دانسا قرآن کی اندرونی کیفیت سے واقف ہونگے یہ سچ ہے کہ اگر قرآن کا مطلب مسلمانوں پر پورے طور پر ظاہر ہو جاوے تو مسیحی مذہب اور اُن کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہ سکتا۔ بلکہ یقین ہے کہ وہ مسیح کو جلد قبول کریں گے۔

دوم۔ اس کے جدید اصطلاحات عوام کو دھوکے میں ڈالتے ہیں یہ مصنف کے عالی دماغ کا نتیجہ ہے۔ جو مسلمانوں کو آج تک شک کی موجوں سے باہر نہیں نکلنے دیتا۔ لیکن ہر ایک منصف مزاج انسان جس نے قرآن کو اول سے لیکر آخر تک غور سے پڑھا ہے وہ پورے طور پر معلوم کر سکتا ہے کہ قرآن اور بائبل کا مطلب ایک ہی ہے مثلاً تثلیث اور کفارہ کا مسئلہ گرچہ بالکل اُسی طرح نہیں ہے جس طرح کہ مسیحی لوگ پیش کرتے ہیں لیکن پھر بھی ان دونوں کا وجود قرآن میں پایا جاتا ہے۔ مگر ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ یہ باتیں کس طرح معلوم ہو سکتی ہیں۔ جبکہ قرآن کا کوئی اُردو ترجمہ ایسا مستند اور مسلم آج تک نہیں ہوا جس سے کوئی مبتدی قرآن کی اندرونی حالت سے آگاہ ہو سکے۔

جس قدر ترجمے موجود ہیں وہ سب کے سب دو قسم کے ہیں۔ پہلا ترجمہ جو سب سے اول شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کیا وہ فارسی زبان میں ہے جس سے بہت تھوڑے لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ دوم شاہ عبد القادر اور شاہ رفیع الدین کے کئے ہوئے دو ترجمے اُردو میں ایسے ہیں کہ جن سے کوئی اُردو دان مبتدی کیا بلکہ منتہی بھی کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اول تو اُن کی اُردو موجودہ اُردو سے بالکل جدا ہے۔ دوم وہ دونوں ترجمے ایسی مکھی پر مکھی مارے ہوئے ہیں کہ جن سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو مسلمان ان ہی ترجموں کے پیرو ہیں۔ اُن کے نزدیک سوائے اس خاندان کے اور کسی نے قرآن کا مطلب ہندوستان میں نہیں سمجھا۔

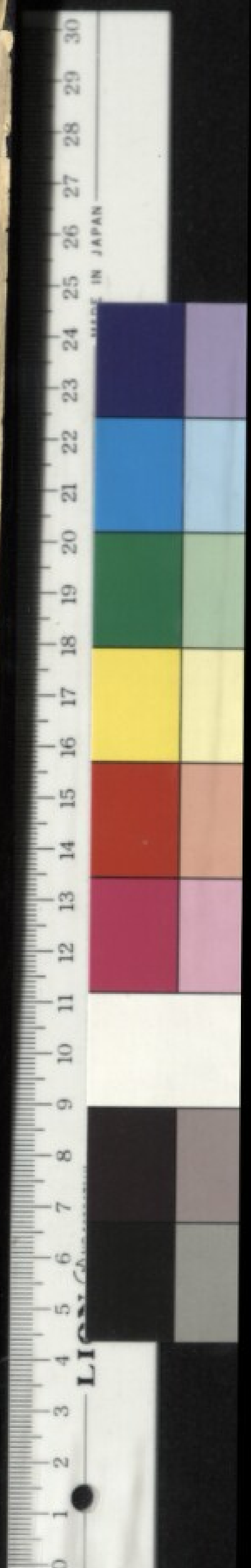
بعض لوگوں نے جو اس مشکل کو حل کرنے کے لئے روشنی کے میدان میں قدم رکھا اور بائبل کی طرف دیکھکر انہوں نے بامحاورہ موجودہ حالت کے مطابق ترجمے کئے۔ اُن کے مترجم بھی کفر کے اس داغ سے بالکل جدا نہیں ہیں۔ جو کہ مسلمانوں کے گروہ میں قحط سالی میں بھی کوڑی کا سو من بکتا ہے اور ہر ایک مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے ترجموں پر اعتبار نہیں کرتا۔ بخلاف اس کے سب مسیحی بائبل کو متفق ہوکر مانتے ہیں۔ باقی آئندہ

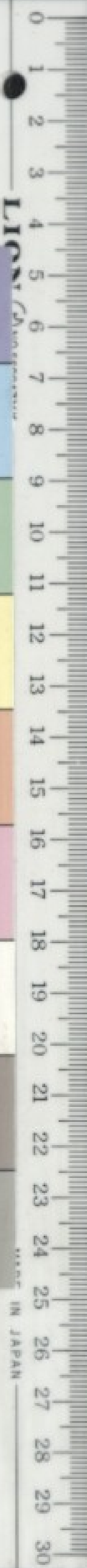
خاکسار حافظ جان عبد اللہ از لکھنؤ۔ ظہور بخش۔ مشن سی۔ ایم۔ ایس۔

بشپ جے۔ ایم تھوبرن صاحب ڈی ڈی

(لونگ ڈیوائن)

بزرگ بشپ جے۔ ایم تھوبرن صاحب سکاچ آیرش خاندان سے ہیں۔ آپ کی پیدائش سینٹ کلیرس ول اوہیو میں ۱۸۳۶ء ماہ مارچ کو ہوئی تھی۔ ۱۲ برس کی عمر میں آپ کے والد ماجد اس دنیائے فانی سے ملک جاودانی کو روانہ ہو گئے۔ اس کے ایک برس بعد آپ گھر چھوڑ کر تلاش معاش میں لگ گئے۔ اپنی والدہ ماجدہ کی مدد سے آپ الیگینی کالج میں داخل ہوئے۔ وہاں وہ خود پڑھتے اور پڑھاتے بھی تھے آپ نے ۱۹ برس کی عمر میں نئی پیدائش پائی اور ۴ جون ۱۸۵۷ء میں گریجوایٹ ہوئے اس وقت آپ ۲۱ برس کے تھے۔ اس کے دو ہفتے بعد آپ گرین ٹون مشن سرکٹ شارک کونٹی اوہیو میں جو پٹسبرگ کانفرنس کی حد میں ہے منادی کرنے لگے ۱۸۵۸ء میں آپ پٹسبرگ کانفرنس میں امتحان بردار ہوئے۔ اس وقت آپ بڑی سرگرمی سے کام کرتے تھے۔ اور بڑے زور آور دائمی اثر والی ریوایول میٹنگ کرتے تھے۔ اپنی خدمت کے پہلے ہی سال میں دیگر ملکوں میں مسیح کا کام کرنیکا جوش پیدا ہوا۔ ۱۸۵۹ء میں آپ ہند کیلئے مشنری مقرر ہوئے اور ۱۲ اپریل ۱۸۵۹ء کو آپ جہاز بوسٹن میں نیو انگلینڈ





سے کیپ آف گڈ ہوپ کے راستہ سے ہند کی طرف روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ دیگر ۵ مشنری (مرد و عورتیں) روانہ ہوئے۔ اور ۱۲۷ دن میں ہند میں پہونچکر کلکتہ میں وارد ہوئے۔ اگرچہ جہاز پر بہت سی تکلیفات آپ پر اور دیگر مشنری صاحبان پر آئیں تو بھی ایسی برکتیں بھی پائیں جن سے آپ کو ہند کی کام کرنے کیلئے زیادہ روحانی قوت حاصل ہوئی۔

آپ پہلے پہل نینی تال میں مقرر ہوئے اور انگریزی زبان میں منادی کرنے لگے۔ اور چند سال بعد ہندوستانی زبان میں منادی کرنے میں کامیاب ہوئے۔

ہند میں آکر آپ کی شادی مسز منروا۔ آر۔ ٹوڈنی کیساتھ ۱۶ دسمبر ۱۸۶۲ء کو ہوئی۔ جیسے ہی میم صاحبہ کے شوہر پادری جے ٹوڈنی صاحب ہند میں وارد ہونے ہی گذر گئے ویسے ہی آپ کی شادی پادری جے۔ ایم تھوبرن صاحب کیساتھ ہونے کے ایک سال بعد آپ رحلت کر گئیں۔ اور تھوبرن صاحب کو ایک بن ماں کے بچے کو لیکر امریکہ کو واپس جانا پڑا۔

ماہ نومبر ۱۸۸۰ء میں آپ کی شادی کنگسٹن اوہیو کی مس اینا جونس ایم۔ ڈی کیساتھ ہوئی۔

آپ نے نینی تال۔ گڑھوال۔ مرادآباد۔ سنبھل۔ لکھنؤ۔ اور کلکتہ وغیرہ میں کام کیا۔ آپ پندرہ برس تک پریسائڈنگ ایلڈر رہے۔ اور اس عرصے میں آپ نے پاسٹر اور پریسائڈنگ ایلڈر دونوں کا کام کیا۔ ایک وقت ایسا بھی ہوا جس میں آپ پاسٹر۔ پریسائیڈنگ ایلڈر اور انڈین وٹنس کے ایڈیٹر بھی رہے۔ آپ نے تینوں عہدوں کے کاموں کو بڑی خوبی کیساتھ انجام دیا۔ انکے علاوہ آپ نے My Missionary ... کو تصنیف کیا اور ہند کے غیر اقوام کے واسطے رسالے تیار کئے۔ جو لکھنؤ کے چھاپے خانے میں شائع ہوا کرتے تھے

آپ نے بورڈ کے لئے ۳۱ برس کام کیا۔ اور بعد اس مشنری سوسائٹی سے تنخواہ لینا چھوڑ دیا اور اپنی پرورش کے لئے خدا پر بھروسہ کیا۔

آپ کا ایمان بڑا پختہ تھا۔ ایسا کہ آپ نے کلکتہ سے رنگون تک جو ۵۰۰ میل کے فاصلے پر ہے بغیر خرچ کے سفر کیا خرچ کا انتظام خدا نے خود کیا۔ وہاں پہونچکر ہنسر کا کی ایک کلیسیا قائم کر دی۔

۱۸۸۵ء میں آپ سنگاپور کو جو کلکتہ سے ۲۰۰ میل ہے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ تین ہفتہ مقیم رہے اس سفر میں اپنے ہمراہ اولڈہم صاحب کو جو اب بشپ اولڈہم ہیں۔ اور وہ اور کو لے گئے۔ وہاں سے بھی واپس آنیکا خرچ آپ کے پاس نہ تھا۔ پر خدا نے اس کا بندوبست بھی آپ ہی کیا۔ آپکے پختہ ایمان اور استقامت کی خوبی یوں ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جب آپ ہند میں وارد ہوئے تو امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل کلیسیا کے کل ۱۳ اشخاص ملک بھر میں تھے۔ پر آپ نے بشپ کے عہدے سے الگ ہونے پر قریباً ڈھائی لاکھ آدمی کلیسیا میں چھوڑے

ہند کے لوگوں کے لئے آپ کی محبت جب آپ نے دیکھا کہ ہند کے بڑے لوگوں کی عورتیں دوائی وغیرہ سے بڑی تکلیف اُٹھاتی ہیں۔ اور کوئی اچھا انتظام نہیں ہے۔ تو آپ کے دل میں بڑا رنج ہوا۔ چنانچہ آپ نے اُن کی حاجت روائی کے واسطے ومن فارین مشنری سوسائٹی سے نیویارک کی مس سی اے سوین ایم ڈی صاحبہ کے ہند میں بھیجے جانیکا انتظام کیا۔ انہوں نے ہند میں پہونچکر پردہ نشین عورتوں کا علاج کرنا شروع کیا۔ اور نیز عورتوں کو علم طب میں تعلیم دینے کا کام بھی شروع کیا۔ اس کو دیکھکر سرکار انگلستان کی توجہ بھی اس طرف ہوئی اور فوراً سرکاری طبی مدرسے کھل گئے۔

Medical Schools

اس کے بعد بشپ صاحب نے ہند کی عورتوں کے ناخواندہ پن اور جہالت کو دور کرنے کے لئے علم سکھلانے کا ڈھنگ نکالا جس کو اُن کی ہمشیرہ مس آئی تھوبرن صاحبہ نے آخر انجام کو پہونچایا۔ چنانچہ آج کے دن اس کا نتیجہ ظہور میں آتا ہے کہ ازابیلا تھوبرن کالج لکھنؤ میں موجود ہے۔

ان کو ہندوستان کی نجات اور مسیحیوں سے ایسی محبت تھی کہ وہ اپنی جان کو بھی کچھ نہیں سمجھتے تھے اس کی ایک نظیر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

ہرنلا کے جو مرادآباد کے قریب ہے جاٹوں نے عیسائیوں کو گانوں کے کوئے سے پانی بھرنے سے روکا جس سے عیسائیوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ تھوبرن صاحب کے کان میں یہ بات ڈالی گئی۔ سو ایک روز وہ وہاں پہونچے۔ اور انہوں نے اس بات کا فیصلہ کرنا چاہا پر لوگ نہ مانے۔ سو صاحب نے آپ اس کوئے سے پانی بھرنے کی کوشش کی۔ اور ایک لوٹا اور ڈوری لے کر اپنے ہاتھ سے پانی بھرنے لگے۔ (بیان کو مختصر کرنے کی غرض سے یہاں کل بیان نہیں لکھا جاتا) اس پر جاٹ لوگ اُن پر چڑھ آئے اور صاحب کو ایک درخت سے باندھ دیا اور بیٹھکر صلاح کرنے لگے۔ کہ اب اس فرنگی اور عیسائیوں سے کیا کریں۔ بعضوں نے کہا کہ اس فرنگی کو جان سے مار ڈالو۔ اور بعضوں نے سزا پانے کے خیال سے کہا کہ نہیں نہیں چھوڑ دو۔ اتنے میں ایک عیسائی نے دوڑ کر شہر میں خبر دی کہ ہرنلا کے جاٹ تھوبرن صاحب کو مارے ڈالتے ہیں۔ اتنا سنکر مشن اسکول کے ہیڈ ماسٹر جو پہلا پولیس کا افسر تھا۔ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا اس طرف کو چلا کہ اثنائے راہ میں صاحب جن کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا مل گئے۔ سرکار نے اس معاملے کو ہاتھ میں لے لیا اور کہا کہ چونکہ ان لوگوں نے ایک انگریز کی ایسی بے عزتی کی اس لئے ہم اس ہرنلا کو زمین دوز کر دینگے۔ لیکن جب تھوبرن صاحب کو سرکار کا ایسا ارادہ معلوم ہوا تو سرکار کی منت کی کہ سرکار ایسا نہ کرے۔ چنانچہ صاحب کی منت سماجت پر سرکار نے لوگوں کو ملکی سزائیں دے دیکر چھوڑ دیا۔ ایسے کاموں سے صاحب لوگوں میں وہ بڑے ہی ہر دلعزیز ہو گئے۔

بشپ صاحب نہ فقط ہندوستان میں ہی ہر دلعزیز تھے۔ پر ولایت میں بھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ولایت کے لوگ ایسے وقت میں جب ہند کے لئے مشنری بشپ

کی ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی بتھوبرن صاحب کو ہند کا مشنری بشپ کرکے نہ بھیجتے۔

ایک اور نظیر ان کے ولایت میں ہر دلعزیز ہونے کی ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ ہمارے عزیز بشپ تھوبرن صاحب کے پاس اتنے برسوں کی محنت کے بعد بھی رہنے کو مکان نہ تھا۔ سو ولایت کے لوگوں نے اُن کے واسطے ایک مکان بنوایا اور ۱۱ ویں اپریل ۱۹۱۰ء میں اُس کی ایک رسم ادا کی۔ چنانچہ ایسی کانفرنس کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ایچ ٹی ڈاڈ صاحب نے ایک معقول درس دے کر بشپ تھوبرن صاحب کے ہاتھ میں دو لفافے دیئے۔ ایک لفافہ امریکہ کے جھنڈے Union Jack میں لپیٹ کر دیا۔ جس میں میتھوڈسٹ (امریکہ) کے گھر اور زمین کا جس کی قیمت ۵۰۰۰ پونڈ ہے دستاویز بند تھا۔ دوسرا لفافہ انگلستان کے جھنڈے Stars & Stripes میں لپیٹ کر دیا جس میں ایک چیک ۱۰۰۰ پونڈ کا بند تھا۔ پہلا لفافہ تو بشپ صاحب کی ولادت ملک امریکہ کو ظاہر کرتا تھا۔ اور دوسرا ان کے عظیم مشنری کام کی جگہ اور اُس کی قبولیت کو ظاہر کرتا تھا۔ یہ کیسی ہر دلعزیزی کی بات تھی جس سے سب لوگوں کے دلوں میں اُن کی بڑی عزت معلوم ہوتی تھی۔ از کوکب۔

این۔ ڈبلیو ریلوے کی ایک ہفتے کی آمدنی جو ۱۸ دسمبر کو ختم ہوتا ہے ۱۵۰۰۰ روپیہ تھی اور سال گذشتہ میں اُس کی آمدنی اسی ہفتہ میں ۷,۸۱۳۳ روپیہ تھی۔ ترقی آمدنی سبب اگزیبشن اور بے شمار اسباب اور نمائشی اشیاء کا باعث بتایا جاتا ہے جو تمام ملک میں سے لاہور میں جمع کی گئی ہے۔

گورنمنٹ ایران نے ۵ لاکھ پونڈ قرض لینے کی درخواست انگلستان اور روس سے کی ہے۔

مدراس کی طرح کلکتہ میں بھی بذریعہ دوربین کے دمدار ستارہ دیکھا گیا۔ جو ۷۵ برس کے بعد ظاہر ہوا۔

*

قابل توجہ دیسی مسیحیان

(جنہوں نے سہارنپور سمنری میں تعلیم پائی ہے)

یکم جنوری ۱۹۱۰ء کے مخزن میں پادری جے ایچ لارنس صاحب کی چٹھی مندرج ہے جس سے معلوم ہوا کہ امریکہ میں مشنری کام کی نسبت عجیب طرح کی غیر معمولی حرکات پیدا کی جا رہی ہیں۔ ہزاروں جوان تن من اور دھن سے مسیح کی خدمت اور روحوں کے بچانے میں حصہ لینے اور دنیا کو مسیح کیلئے فتح کرنے پر کمربستہ ہو رہے ہیں۔ وہاں کے جوانوں کی فیاضی اور جاں نثاری ہر صورت سے ثابت ہے پس جس قدر امریکہ کے غیرتمند مسیحیوں کی تعریف کی جاوے وہ تھوڑی ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ ہمارے ہندوستان میں بھی چند سال سے جوانوں میں اچھا جوش پیدا ہونے لگا ہے جس کو دیکھکر بہت بڑی اُمید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کے مسیحی جوان اپنے ملک کیلئے کچھ کر گزریں گے۔ سہارنپور سمنری کے خیرخواہ اُستادوں کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی کہ ایک طالب علم کا وظیفہ ہندوستانی نئے اور پرانے سہارنپور کے تعلیم یافتہ طالب العلموں کی جانب سے فراہم ہو تاکہ جس طرح ہم نے کسی اور مہربان کے وسیلہ علم الٰہی کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ایک جوان تعلیم پاکر مسیح کے لئے ہندوستان کو فتح کرنے میں ہمارے ساتھ شریک ہو سکے۔ خدا کا حمد ہو کہ چند صاحبوں نے فوراً اس خوشی کی خبر کو سنتے ہی اپنا اپنا ہاتھ لگا دیا۔ تاہم ہنوز بہت باقی ہیں جو اس سمنری کی بدولت اچھے اچھے مرتبوں پر سرفراز ہیں اور جو اس کام میں بہت بڑا حصہ دے سکتے ہیں۔ مگر اُن کے نام فہرست میں نہیں لکھے گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن صاحبوں کو اس امر کی مطلق خبر نہیں ہے۔ ورنہ ضرور بالضرور شریک ہوتے۔ ممکن ہے کہ بعض نے گپت دان کے طور پر دیا ہو۔ ہم اپنے پیارے ہندوستانی مسیحی بھائیوں کو خبر دینے اور اُبھارنے کی غرض سے چند سطور نور افشاں میں دیگر بھی اُمید کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ آپ بھی بعض دلی کے ساتھ اس نیک کام میں اپنا ہاتھ لگا دیں اور روپیہ دیکر شریک ہوں تاکہ ہمارے زر نقد سے ایک جوان سہارنپور سمنری میں تعلیم پاوے اور مسیح کا گواہ بن جاوے۔ جو بھائی اس کام میں ہاتھ لگانے سے خوش ہیں۔ چاہیے۔ کہ مسٹر یوحنا خان سیکرٹری سمنری سہارنپور کے پاس اپنے نام بھیج دیں۔ اور تین سال کے اندر ٹھہرائی ہوئی رقم ادا کر دیں۔ +

الراقم جانکی پرشاد۔ کاسگنج۔ ایٹہ۔

ملک کنعان کی سیر

ملک کنعان کی مذہبی حالت

گورنمنٹ کا مذہب اسلام ہے جو ترک ہیں۔ جب تک غیر اقوام کا وقت نہ ہو ضرور ہے کہ یروشلم غیر اقوام کے پانوں تلے روندا جائے۔ کیونکہ ابن خدا اُس کی غفلت پر آنسو بہا چکا ہے۔ اور جب تک غفلت کی سزا پوری نہ ہو یہی حال رہیگا۔ ملک کنعان میں عام طور پر تین مذہب ہیں۔ محمدی۔ مسیحی۔ یہودی۔ مسیحیوں کو کسی پبلک جگہ میں وعظ کرنے کی اجازت نہیں سکولوں گرجوں اور ہالوں میں وعظ و عبادت کرتے ہیں۔ مسیحی مسلمانوں سے کچھ کم ہیں لیکن مسیحی مقدس جگہیں عموماً مسیحیوں کے اختیار میں ہیں۔ جیسے یروشلم۔ ناصرت۔ بیت اللحم۔ تین بڑی کلیسیاؤں کے مسیحی ملک کنعان میں پائے جاتے ہیں رومن کیتھلک۔ گریک۔ پروٹسٹنٹ۔ یونانی کلیسیا۔ ۱۰۵۴ء میں رومی کلیسیا سے الگ ہوئی۔ اور اپنا بزرگ پیٹریارک قونامس کو مقرر کرلیا۔ اور



مقدس اتھناسیس اور نائیس کے عقیدہ کو تمام و کمال مان لیا۔ صرف روح القدس کی بابت اتنا فرق کر لیا۔ کہ "میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر جو حیات دہندہ ہے۔ اور باپ سے نکلتا ہے اور باپ کیساتھ ہے جس کی باپ اور بیٹے کے ساتھ پرستش اور تعظیم ہوتی ہے"۔

یونانی کلیسیا مشہور سات کونسلوں کے ان سات فتاویٰ کو مانتی ہے۔

(۱) سنہ ۳۲۵ء کی کونسل نائیس۔ جو ایرن بدعت کے خلاف ہوئی باپ اور بیٹے کی ماہیت کی نسبت۔

(۲) سنہ ۳۸۱ء کی کونسل قسطنطنیہ۔ باپ اور بیٹے کے ساتھ روح القدس کی یکتائی کی نسبت۔

(۳) سنہ ۴۳۱ء کی کونسل افسس جو نسطورین کے خلاف قائم ہوئی جس میں مسیح کے انسانی بدن کے انکار کی بدعت رد کی گئی۔

(۴) سنہ ۴۵۱ء کی کونسل جو یوٹی خس بدعت کے خلاف قائم ہوئی جس میں مسیح کی دونوں ذاتوں سے انکار تھا۔

(۵) سنہ ۵۵۳ء کی دوسری کونسل قسطنطنیہ۔ بخلاف دس مسائل اریجن

(۶) سنہ ۶۸۰ء کی تیسری کونسل قسطنطنیہ جو مسیح کی ایک مرضی کے خلاف واقع ہوئی۔

(۷) سنہ ۷۸۷ء دوسری کونسل نائیس جس میں تصاویر اور بتوں کے استعمال کے خلاف فتویٰ دیا گیا۔

یونانی کلیسیا اپنے عبادت خانوں میں بت نہیں رکھتے تصاویر رکھتے ہیں۔ مقدسوں کو درمیانی سمجھتے ہیں۔ مُردوں کے واسطے دعا مانگنا عبادت کا ضروری حصہ سمجھتے ہیں رومی کلیسیا کی طرح نہ تو اعراف کے قائل ہیں۔ اور نہ زائد الفرض اعمال کے رومیوں کی طرح یہ بھی سات سکرامنٹ مانتے ہیں۔ عشاء کی مے میں گرم پانی ملاتے ہیں۔ آرڈی نیشن سے پہلے شادی کی مخالفت نہیں۔ البتہ آرڈی نیشن کے بعد کوئی شخص شادی نہیں کر سکتا۔ اس کلیسیا میں ذیل کے دینی عہدے مانے جاتے ہیں۔

پیٹریارک۔ آرچ بشپ۔ بشپ۔ کونونٹ کا ڈائرکٹر۔ آرچ پریسٹ۔ پریسٹ۔ آرچ ڈیکن۔ ڈیکن۔ چرچ لکچرار۔ ملک کنعان میں اس کلیسیا کے بہت سکول اور مونسٹریاں ہیں۔

تمام ملک کنعان میں سب سے زیادہ زور رومی کلیسیا کا ہے اور یہی بہت ترقی کر رہے ہیں۔ یونانی کلیسیا سے سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اُن کے سکول ہسپتال مسافر خانے۔ مونسٹریاں جا بجا ہیں۔ اور سب گورنمنٹ فرانس کے زیر سایہ ہیں سنہ ۱۸۱۰ء سے ملک کنعان میں اُن کے مذکورہ بالا کام جاری ہیں۔ صرف لبنان ہی میں رومی کلیسیا کے نیک اور فقرا قریب دو لاکھ کے ہیں۔

ایک اور گمنام سی کلیسیا کے مسیحی کسی قدر کنعان میں پائے جاتے ہیں۔ جو کوپٹک کہلاتے ہیں۔ گلوری کے مقدس مقبرہ کے وہ بھی حصّہ دار ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ یا تو تجار ہیں۔ یا دفتروں کے کلرک۔ یہ لوگ اپنے آپ کو مصری النسل بتاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ان کاریگروں کی اولاد ہیں جنہوں نے مصر کے مینار بنائے تھے۔ اگرچہ قدیم سے اس ملک میں بستے ہیں۔ اور محمدیوں کے ظلم کے نیچے برابر پسے ہوئے ہیں تاہم اُنہوں نے اپنے ایمان کو آج تک تھامے رکھا ہے۔

اس کلیسیا کا بانی یعقوب نامے چھٹی صدی میں ہوا ہے بچّوں کو بپتسمہ دیتے ہیں۔ اور ختنہ بھی کرواتے ہیں۔ مسیحی عقیدہ کا جاننا کلیسیا کے ہر ایک ممبر پر فرض ہے۔ بشرطیکہ وہ سکرامنٹ میں داخل ہو۔ وہ ہفتہ میں دو دن روزہ رکھتے ہیں۔ بدھ اور جمعہ کے روز۔ سالانہ عیدوں کو مانتے ہیں عیدِ تولد۔ عیدِ ظہور۔ کھجوروں کا اتوار۔ عید القیامت۔ عیدِ صعود۔ عیدِ نزول۔ کسی دوسرے مسیحی فرقہ میں شادی نہیں کرتے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ بہت ہی محدود حالت میں ہیں۔ کسی طرح ان کے شمار میں ترقی نہیں۔

باقی آیندہ

غزل

آنکھ وہ کیا کہ جو دیکھے نہ تماشا تیرا
نہ کہوں سر ہے جس میں نہ ہو سودا تیرا۔

دیکھکر تجھکو ہر اک ہوتا ہے شیدا تیرا
عشوہ نرا ہے کچھ عجیب عارض زیبا تیرا

جا گزیں تو ہی ہر اک دل میں ہے پیارے عیسیٰ
کون ہے جس کی زباں پہ نہیں چرچہ تیرا۔

حسن یوسف بھی نہ اسلامی آنکھوں میں جچا
جب ہوا مجھکو خیال رخِ زیبا تیرا۔

شکل پروانہ مسیحی ہوئے ہیں تجھ پہ نثار۔
شمع ہے بزم جہاں میں رُخِ زیبا تیرا

قیدِ عصیاں سے مجھے تو نے خلاصی بخشی
اب دل و جاں سے ابد تک ہوں میں بندہ تیرا

مجھ گنہگار کے فدیہ میں تو مصلوب ہوا۔
میرے ہی واسطے تو خون بہا تھا تیرا۔

تُو ہے یکتائے دو عالم تجھے کیونکر چھوڑوں
میں نہ پاؤں گا زمانہ میں مثنیٰ تیرا۔

تیری تعریف کا حق کوئی ادا کر نہ سکا۔
اَوجِ گردوں سے کہیں بڑھکے ہے رتبہ تیرا

گو میں کمزور ہوں پر فضل سے اُسکے تو قوی
چھوٹے ہاتھوں سے نہ دامن یا مسیحا تیرا

میرے دل کی یہ تمنّا ہے کہ روزِ محشر
قبر سے میں اُٹھوں پڑھتا ہوا کلمہ تیرا

لوحِ دل پر میرے مسطر ہیں احکام مسیح
اب اے ابلیس نہ مانونگا میں کہنا تیرا

غیر کی دید سے بسمل کو سروکار نہیں
اے مسیحا میری آنکھوں میں ہے جلوہ تیرا

راقم ۔ سید علی حیدر بسمل لکھنوی۔

انتخاب الاخبارات

قحط کا بخار

گذشتہ ہفتہ میں شکشکیوٹ نے ایک مضمون قحط کے بخار پر لکھا ہے۔ یہ مسلہ بمبئی کی میڈیکل کانفرنس میں پیش ہوا تھا قحط کے زمانہ میں بخار پیدا ہوتا ہو انگریز اس کو پیٹینگ (غریب کا بخار) کہتے ہیں اس کی پیدائش ہمارے ملک میں ۱۸۷۶ء کے قحط سے ہے۔ اس وقت بمبئی کے ایک ڈاکٹر کارٹن نے اس بخار کو دریافت کیا تھا۔ ان کا تجربہ ہے۔ کہ کافی خوراک نہیں ملتی تو انسان کا معدہ سکڑ جاتا ہے اور سانس کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے سینے میں مواد فاسد جمع ہو کر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور بخار لاحق ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کارٹن کی تھیوری پر اس وقت تو مضحکہ ہوا تھا۔ مگر ۱۸۹۶ء میں خان بہادر ڈاکٹر چوکسی نے پھر اس کی آزمائش کی اس وقت بمبئی میں بہت بڑا قحط تھا۔ شمالی حصے کے تمام چمار اس بخار میں ہلاک ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر چوکسی کا خیال ہے کہ یہ بخار شکم کی کمزوری اور کثافت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ اس بخار سے اس وقت ۳۱ فی صدی مریض ہلاک ہوئے تھے۔ ڈاکٹر چوکسی کا تجربہ ہے کہ ۱۰ سال کی عمر تک لڑکے اور عورتیں اس بخار میں بہت مبتلا ہوتے۔ جس محلہ میں یہ عارضہ پیدا ہوتا ہے۔ برسوں تک رہتا ہے۔ (ہندوستانی)

سنسنی خیز قتل

ذیل کی سنسنی خیز خبر سے خیرخواہان ملک کو جس قدر حیرت اور افسوس ہو۔ وہ تھوڑا ہے۔ انارکسٹ خیال کے لوگ حکام کی جان لینے کی فکر میں اب تک ہیں لیکن امید ہے کہ حکام ان کی ان دھمکیوں میں نہیں آئیں گے۔ اور ان کے افعال کو کل ملک کی حرکات تصور کرینگے۔ وہ خبر یہ ہے کہ منگل رات کو اننت لکشمن شنکر نامی نوجوان نے مسٹر اے۔ ایم ٹی جیکسن کلکٹر ناسک کو جبکہ ناٹک تھیٹر میں ایک الوداعی پارٹی کے موقعہ پر جو انہی کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ دروازے کے اندر داخل ہوتے وقت پستول کے متعدد فیروں سے مار ڈالا مسٹر جیکسن فرش پر گر پڑے۔ اور دفعتہً جاں بحق تسلیم ہوئے۔ قاتل کے پاس ایک ریوالور بھی تھا۔ اس نے خودکشی کی کوشش کی مگر مسٹر شوبکرو ڈسٹرکٹ ڈپٹی کلکٹر نے اُسے پکڑ لیا خیال کیا جاتا ہے کہ قاتل گنیش داسودر ساورکر کا کوئی دوست ہو۔ جسے حال میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی تھی۔ اور قاتل نے مسٹر جیکسن کو اس کارروائی کا انتقام لینے کے لئے مار ڈالا۔ جو انہوں نے ساورکر کے مقدمے کے متعلق کی تھی۔ اس نے اس قتل کی دو وجہیں بیان کی ہیں (۱) کہ جیکسن صاحب نے مسٹر ساورکر کو سزا دی تھی۔ جسے جج نے ابھی حال میں اسی لئے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی ہے۔ کہ اس نے ملک معظم کے خلاف جنگ کے لئے لوگوں کو اکسایا تھا۔ (۲) کہ مسٹر جیکسن نے ایک اگزیکٹو انجینیر مسٹر ملیس کو جس نے ایک ہندو گاڑی بان کو قتل کیا تھا۔ صاف بری کر دیا تھا۔ قاتل نیماڑ کا ایک برہمن ہے۔ جہاں اس نے مقتول کے قتل کا عہد کیا تھا۔

(وبیہ اخبار ہفتہ وار)

انبالے میں بم

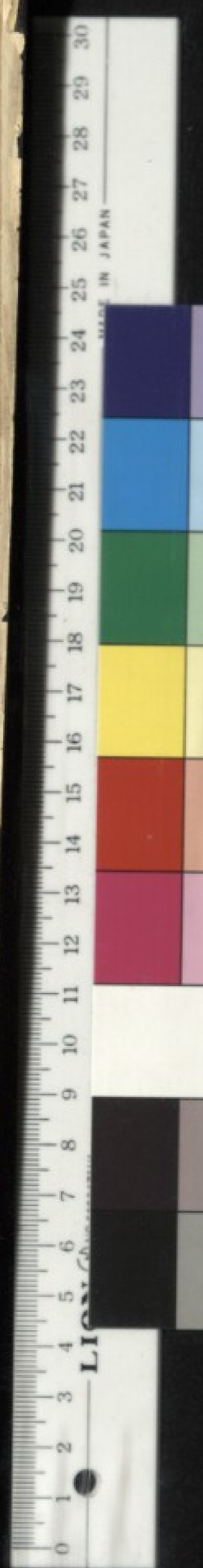
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر انبالہ کے گوالے کا ہاتھ ایک بم کے ذریعہ اڑ گیا جو اس نے منگل کی رات کو ۱۱ بجے صاحب بہادر کی کوٹھی پر سے اٹھایا معلوم ہوتا ہے کہ بم ایک ٹین کے بکس میں چیتھڑوں اور کاغذوں پر لپٹا ہوا تھا۔ اور اس پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا نام لکھا ہوا تھا۔ گوالہ اُسے اٹھا کر اپنے گھر کی طرف لے چلا جو صاحب ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی کے احاطے کے اندر ہی واقعہ ہے اور جس وقت وہ اُسے کھول رہا تھا۔ بم پھوٹ گیا۔ (سراج الاخبار)

عجیب معلومات

پودے ہمیشہ روشنی کی طرف مائل رہتے ہیں اور روشنی سے زیادہ بڑھتے ہیں۔ اگر کسی پودے کو جو ایک ٹھیکرے میں اوگا ہوا ہو۔ ایک تاریک کوٹھڑی میں رکھدو جس میں صرف ایک روشندان ہو تو وہ پودہ روشنی کی طرف بڑھنے لگیگا۔ اور روشندان تک پہنچنے کی کوشش کریگا۔ لیکن اگر اس روشندان کو بند کر کے دوسری جانب روشندان کھول دیا جائے تو پودہ کا رخ اس طرف ہو جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پودوں کا نشوونما روشنی میں نہایت عمدہ اور بہت اچھا ہوتا ہے۔ (ہندوستانی)

چھوٹا نام اور بڑا کام

ناظرین آپ لوگوں میں سے اکثروں کو معلوم ہوگا کہ سکاٹ لینڈ کا قومی جھنڈے پر ایک کانٹے دار جھاڑی کی تصویر ہوتی ہے۔ مگر یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ایسی حقیر چیز کو اتنے اعلیٰ رتبہ اور عزت حاصل کرنے کا فخر کیا ہے۔ ذیل میں اس کا ذکر کرتا ہوں ایک دفعہ اسکاٹ لینڈ پر کسی دشمن نے چڑھائی کی۔ اہل اسکاٹ لینڈ نے بھی اُس کے مقابل لشکر آرائی کی اور جلد افواج ایک دوسرے کے مقابلے کے لئے تو تیار ہو گئیں دشمن نے مناسب سمجھا کہ شب خون سے جنگ کا فیصلہ کیا جاوے اور اس ارادہ کو مدنظر رکھکر اس نے لشکر کو خاموشی کیساتھ آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ اتفاقاً اسکاٹ لینڈ کی فوج اس جنبش سے بے خبر تھی۔ اور قریب تھا کہ دشمن سوئے ہوئے اسکاچ فوج پر حملہ کرے۔ کہ یکایک اگلے صف کے ایک سپاہی کا ننگا پاؤں اسی کانٹے دار جھاڑی کے پودا پر جا پڑا اور کانٹوں کے صدمے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ





نکلی۔ اور سوئے ہوئے لشکر کو موقعہ ملگیا کہ وہ ہوشیار ہو کر دشمن کی سرکوبی کریں۔ اس دن سے اس جھاڑی کو اس ملک میں سب نباتات پر ترجیح دیجاتی ہے۔ اور اس کی تصویر اس جھنڈے کو زینت دیتی ہے۔ (آریہ پتر)

لاہور میں قومی ہفتہ

ہمعصر جیون تت رقمطراز ہے کہ دسمبر کا آخری ہفتہ لاہور میں مختلف کانگرسوں۔ کانفرنسوں۔ سبھاؤں اور لیکچراروں کی وجہ سے جس قدر مصروفیت کیساتھ گذرا ہے اُس کا پورا بیان کرنا مشکل ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ باوجود آریہ سماج کے بعض ورشے بند لوگوں کی مخالفانہ کوششوں اور کئی طرح کے اور مخالف سامانوں کے انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس بہت کامیابی کیساتھ پورا ہوا۔ جس کے لئے سب سے بڑھکر مبارکباد کے مستحق ہمارے شہر کے معزز لیڈر لالہ ہرکشن لعل صاحب ہیں۔ پنڈت مدن موہن مالویہ صاحب کانگرس کے پریسیڈنٹ تھے اور انہوں نے اپنا منصبی کام نہایت قابلیت کیساتھ ادا کرنے کے علاوہ کانگرس کے جلدبرہم دربار شیکس کے مضمون پر نہایت زبردست اور فصیح لکچر دیا۔ اس نے اور بھی ان کے لئے لوگوں کے اندر گہری عزت کا بھاؤ پیدا کر دیا کانگرس کی کل کارروائی بہت امن اور کامیابی کے ساتھ ہونے کے علاوہ جب اُس میں ٹرانسوال کے مظلوم ہندیوں کی امداد کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی تو ۹ ہزار روپیہ نقد اور وعدوں میں چندہ ہوا۔ بابو سرندرناتھ بنرجی۔ مسٹر گوکھلے۔ بابو بھوپندرناتھ بوس۔ مسٹر رائے چودہری اور کئی مدراسی صاحبان کی نہایت عمدہ تقریریں ہوئیں۔ اور خصوصاً ریفارم ایکٹ کے قواعد کے خلاف بہت زوردار اور مدلل اعتراض کئے گئے۔ دیسی فوج کو کمیشن دیے جانے کے بارے میں فرزندان سردار گورمکھ سنگھ بی۔ اے کی تقریر کو بہت سے معزز لیڈروں نے خاکر پسند کیا۔ آل انڈیا ٹمپرنس کانفرنس کا اجلاس بصدارت آنریبل گوکل داس پاریکھ کیل بھی بہت کامیابی کیساتھ ہوا اور اس میں دیو سماج کے ٹمپرنس کے کام کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا۔ انڈین سوشیل کانفرنس کا اجلاس بصدارت جناب ٹکا صاحب نابھہ ہوا اس میں بہت سے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ بیواؤں کی حالت کو سدھارنے کے لئے جو کام دیو سماج کر رہی ہے۔ اُس کا ذکر کارشریمان ہرنارائن جی نے اُس کانفرنس میں بیان کیا۔ بھارت مہلا پریشد یعنے ہندوستانی لیڈیوں کی کانفرنس میں بھی ٹرانسوال کی مظلوم ہندی استریوں کی امداد کے لئے اپیل کی گئی۔ اس جلسے کی میر مجلس مہارانی پرتاپ گڈھ تھیں کھتری کانفرنس نے کھتریوں میں اصلاح کے رزولیوشن بصدارت مہاراجہ بردوان پاس کئے۔ براہمن سبھا کے اجلاس بصدارت مہاراجہ دربھنگہ اور سرقول چند چیٹرجی ہوئے۔ انڈسٹریل کانفرنس کا اجلاس بصدارت مہاراجہ صاحب دربھنگہ ہوا اور اُس میں لالہ کرشن لعل صاحب بی۔ اے نے ایک بہت عالمانہ اور پرغور مضمون پڑھا۔ راجپوت پرانتک سبھا کا اجلاس بصدارت مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر ہوا ہندو سبھا نے مختلف مہاراجہ صاحبان و دیگر معزز ہندوؤں کا میل ملاپ کرانے کے لئے ایک گارڈن پارٹی دی۔ سائنٹیفک گیان کے بڑھانے والی سوسائٹی نے نمائش میں چیزیں دکھلانے والوں کو لوگوں سے ملانے کے لئے ایک گارڈن پارٹی دی۔ بابو سرندرناتھ بنرجی نے سودیشی کے مضمون پر ایک نہایت پرزور لکچر دیا اور آریہ سماج اور سناتن دہرم سبھا کے جیجہ لکچراروں کے بہت سے لکچر ہوتے رہے سناتن دہرم سبھا میں بلشہور اور کلکتہ کے مشہور وشیشور پرچارک بلیا پرکاشانند بھارتی اور بنارس کے سوامی لشٹمن تند صاحب تھے۔ صنعت و حرفت کی نمائش بھی ان دنوں کھلی رہی۔ غرضکیہ اس ہفتہ میں لاہور کے اندر وہ دہوم دہام رہی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ ہم اپنے ہموطنوں کی مختلف پہلوؤں میں بیداری اور حرکت کو مبارک سمجھتے ہیں۔ اور اُن کے لئے جس قدر روپیہ اور وقت وغیرہ کی قربانی کرنیکا بھاؤ اُن میں پایا جاتا ہے اُس کی صدق دل سے تعریف کرتے ہیں۔ (ہندوستان)

ایک عورت کا حملہ وزیر انگلستان پر

مسٹر چرچل وزارت برطانیہ کے ایک ممبر ہیں۔ ۱۳ نومبر کو جبکہ آپ برسٹل کے ریلوے سٹیشن پر کھڑے تھے ایک عورت آئی اور دو تین چابک آپ کے چہرہ پر مارے لیکن اس سے پیشتر کہ پولیس مدد کو پہونچے مسٹر چرچل نے عورت سے جدوجہد کر کے چابک چھین لیا اور اپنی بیوی کو بطور تحفہ کے حوالہ کر دیا یہ عورت "ووٹ مانگنے والی جماعت" سے تعلق رکھتی ہے۔ چرچل صاحب سے اُسے کوئی ذاتی عداوت نہ تھی۔ صرف اُس کا خیال یہ ہے کہ وہ سرکاری حیثیت میں عورتوں کو ووٹ دینے کی مخالفت کرتے ہیں۔ صرف اسی بنا پر ان پر حملہ کیا گیا۔ یہ ووٹ مانگنے والی عورتیں اس سے پیشتر بارہا سرکاری افسروں پر حملہ کرنے اور پارلیمنٹ کی عمارت کے شیشے توڑنے وغیرہ میں سزایاب ہو چکی ہیں۔ لیکن اپنے اس ارادہ پر بدستور قائم ہیں۔

خاں ذوالفقار علی خاں صاحب (مالیر کوٹلہ) کو نواب گورنر جنرل بہادر نے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں مسلمانان پنجاب کی طرف سے اتنیدوار نامزد فرمایا ہے اور اسی طرح ملک عمر حیات خاں صاحب ٹوانہ سی۔ آئی۔ ای کو اراضی داران پنجاب کی طرف سے پنجاب کا تیسرا غیر سرکاری قائم مقام امپیریل کونسل کے غیر سرکاری ممبروں کے ذریعہ کونسل کے اجلاس مورخہ ۲ جنوری ۱۹۱۰ء میں منتخب ہوگا۔

وزیر اعظم کوریا کے پیٹ میں ایک آدمی نے تین دفعہ خنجر بھونکا۔ وزیر کی حالت نازک ہے۔ حملہ کرنے والا گرفتار کر لیا گیا*

گلدستہ اخبار

صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ احمدآباد نے مبلغ ۵۰۰۰ روپے کا انعام اس شخص کیلئے مشتہر کیا ہے جوان آدمیوں کو گرفتار کرادے ۔ جنکا تعلق حضور ویسرائے کی گاڑی پر بمب پھینکنے یا اسکو تیار کرنے سے تھا ◆

کلکتہ کے مشہور بندوق ساز مسٹرز لائن اینڈ لائن کے کارخانہ سے ۱۴ ریوالور اور ایک آٹومیٹک پستول کی چوری ہوگئی ہے ۔ صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری کے آدمی سارقوں کی تلاش میں ہیں ۔ بنگال تو چوروں کا گھر بنگیا ہے ◆

الہ آباد کے جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک شخص روض علی کو اس جرم میں تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ۔ کہ ایک ریچھ پالا تھا ۔ اور اس کے باندھ رکھنے میں ایسی بے احتیاطی کی تھی کہ اس کی غیرحاضری میں وہ ریچھ رسی توڑکر بھاگا اور دولت نقیرن نام ایک ۱۱ ساله مسلمان لڑکی پر حملہ کرکے ایسے سخت زخم پہونچائے کہ وہ بیچاری جانبر نہ ہوسکی ◆

حضور ویسرائے کی نئی قانونی کونسل کا اجلاس جنوری کے تیسرے ہفتے میں بمقام کلکتہ منعقد ہوگا ۔ حضور ویسرائے افتتاحی تقریر فرمائینگے اور ممبروں سے وفاداری کا حلف لیا جائے گا ۔

حضور ویسرائے اور لفٹنٹ گورنروں کی کونسلوں کے ممبروں کو گھر سے مقام کونسل تک اول درجے کا سفرخرچ ملاکریگا ۔ اور اختتام کونسل تک وائسریگل کونسل کے ممبر کو بیس اور دیگر صوبوں کی مجلس کے ممبروں کو دس روپیہ روزانہ بھتہ دیا جائیگا ۔

دیوبند کے عربی مدرسے کو نواب صاحب ڈھاکہ نے پچاس روپے ماہوار مستقل مدد دینے کے علاوہ چار سو روپیہ یکمشت عطا کیا ۔

اسی طرح بیگم صاحبہ بھوپال نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے لئے ساڑھے چھ سو روپے سالانہ وظیفہ مقرر کیا ۔ روسائے ملک کا مذہبی کاموں میں دلچسپی لینا مبارک فال ہے ۔

صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ نے سال آیندہ کے لئے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ نہرات کے واسطے منظور کیا ہے ۔

شاستری آشوتوش صاحب پروفیسر کلکتہ پریسیڈنسی کالج کی دو چھوٹی لڑکیاں جن کی عمر چھ اور آٹھ سال کی تھی سونے کے کمرے کے ایک لیمپ سے آگ لگجانے سے گذشتہ یکشنبہ کی شب کو جلگئیں دونوں مرگئیں ۔ شاستری صاحب کی بیوی اور دو چھوٹے لڑکے خفیف زخمی ہوئے ۔

تصحیح

گذشتہ اشیو کے نورافشاں میں اسکے صفحہ ۲ کالم ۳ اور سطر ۶ میں ایک غلطی ہوگئی ہے ۔ جسکی صحت ضروری ہے ۔ امریکن پریسبٹیرین جنرل اسمبلی ۔ کے بجائے انڈین پریسبٹیرین جنرل اسمبلی چاہیے تھا ۔ ایڈیٹر ۔

رسید زر

مسٹر بی ۔ بدھ رام	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
پادری جیلی رام	سنہ ۱۹۰۹و۱۰ء	عہ
مس ایشبی	بقایا	لعہ
پادری پی ویبر واسطے پادری ٹریز	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
پادری ایس گلب	"	عہ
پادری میگی ۔	معہ بقایا "	عـــہ
پادری ایچ ۔ ایس ٹامس	"	عہ
ڈاکٹر خیرالدین	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
مسٹر جے مکھن لعل	"	عہ
بابو کاہن سنگھ		عہ
مس ایچ مور	سنہ ۱۹۰۹و۱۰ء	صہ
مسٹر جے یعقوب	سنہ ۱۹۰۹و۱۰ء	صہ
پادری پی ناصر علی	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
پادری جاتی رام	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
پادری کے سی ۔ چٹرجی	اشتہار	ہے
پادری جے ایچ ۔ آرسبن	سنہ ۱۱ء	عہ
مس جے ۔ جمین	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ
مسٹر جیٹھا بھائی بھائی	سنہ ۱۹۰۹و۱۰ء	عہ
مسٹر ایم ۔ ایم پال	سنہ ۱۹۰۹ء	۱۱/
پادری موہن لعل واسطے پادری سنا لعل	سنہ ۱۹۱۰	عہ
مسٹر ٹی نصیب علے	"	عہ
پرنسپل ٹی مشن سکول	معہ بقایا سنہ ۱۹۱۰ء	عـــہ
پادری اے ۔ ڈورن	اشتہار	عہ
پادری کرپال سنگھ واسطے مسٹر ایم بی سالومن	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
بابو محبوب مسیح	"	عہ
بابو ٹو یو جہانگیر	"	عہ
مس فارمر	بقایا سنہ ۱۹۰۹ء	ہے
پادری جسونت سنگھ	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
پادری جسونت سنگھ واسطے منشی رودھا مل	سنہ ۱۹۱۰ء	عہ
پادری ڈاکٹر دھرم داس	"	عہ
ڈاکٹر ایچ نیوٹن واسطے منشی عنایت اللہ	سنہ ۱۹۰۹ء	صہ
پادری خیراللہ ادر واسطے پیراں دتا	سنہ ۱۹۱۰ء	صہ
پادری بی ۔ اے شرف واسطے ریڈنگ روم	"	عہ
پادری کرپال سنگھ	"	عہ
مسٹر ایس آر مبلر	۶ ماہ "	عہ
بابو رتن داس	"	عہ
ڈاکٹر اشیری پرشاد واسطے پنڈت بہاری لعل	"	عہ
مسٹر کالیداس شوجی	"	عہ
مس ایم ۔ ایل ۔ ہیرس ۔		صہ
مس ایم ایل وائلی	سنہ ۱۹۱۰	عہ
پادری پارس ناتھ	"	عہ
پادری ننھے خاں معہ بقایا	سنہ ۱۹۰۹ء	ہے
مسٹر سوہن لعل موزنگ بھائی	"	للعہ



پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیمونکو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہو۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستورالعمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عـہ ۱۱ر
ہندوستان پنجاب " " عـہ ۱۲ر
غیر ملک سے " ے ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عـہ ۸ر	ے ۸ر	ے
چوتھائی کالم	ے ۸ر	ے	عـہ
نصف کالم	ے	عـہ	معـہ
پورا کالم	عـہ	معـہ	سـہ
پورا صفحہ	سـہ	سمـہ	لعـہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

(نوٹ) نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈرد سفوف ہو جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہو پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہو سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا جہاں آپ نے انگریزی مکسچرس اور پٹینٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پٹرولیم املشن۔ ٹیرول گرکالٹ سرپ۔ ماریول پلز۔ گک لائیڈس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ عرق خمیرہ قرص کافور۔ وطباشیر اور کشتہ ابرق وہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ اٹھایا ہو۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کر کے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوکھ لگتی ہو اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہو مرض آہستہ آہستہ دور ہوتا جاتا ہو پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (عـہ ۱۲ر) محصولڈاک بذمہ خریدار +

ہیلتھ ریسٹورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہو ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی جلودھر۔ باؤگولہ۔ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھرنا کمی بھوکھ۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم پرانے دست پیچش ہیضہ وغیرہ ۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پرتاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۴۰ گولیونکی ڈبیہ عـہ

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہو دوبارہ نہیں ہوتی ہو قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے (عـہ ۸ر) پتہ:۔ این متھالیس (فرنبشن) پروپرایٹر یونانی میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ عـہ ۸ر اگر دو طالب علم ایکہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کونوں وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز۔ کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ما عـہ تک کرد کونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہو جو رومن اردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہو تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ڈھلکی۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہو۔ اسلئے کم رکھی ہو کہ ہر خاص وعام اس سے فائدہ اُٹھاسکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہو مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے، خالص ممیرہ فی ماشہ ... مصری تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے +

المشتہر۔ پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہوسکتی ہے

۱۔ پروفیسر میاں سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص جس کی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کراکے مایوس ہوچکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیجئے۔ راقم مہاراجہ شتروجیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹمکوہی گورکھپور +

۲۔ مینے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے بنایا ہو آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہو اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو میں نے اپنے تجربے میں کوئی آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو میں بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند وخارش سُرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہو اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہو اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہو ضرور ہو کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اُٹھائیں اور ہر طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگارام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا۔ اس کو مینے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور توندے کے لئے نہایت ہی مفید ہو اسوقت میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہو اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا اُن کی نسبت بعد کو لکھونگا۔ راقم ڈاکٹر لچمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ ایڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ +

۴۔ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہو بصارت کو طاقت بخشتا ہو تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہو واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہو اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کیلئے اور کوئی دوائی نہیں ہو۔ راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بجاوان ...

۵۔ جناب من تسلیم چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہو اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہو۔ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں۔ راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ داوا شیو علاقہ حیدرآباد دکن +

پانچہزار روپیہ کا انعام:۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کیلئے ماہ مارچ ۱۸۹۹ء سے جمع کیا گیا ہو +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادر چھپا اور شائع ہوا